

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ
مباحثات

بروز جمعہ مورخہ 27 جون 1997

(بمطابق 20 صفر 1418 ہجری)

شمارہ 9

جلد 6



سرکاری رپورٹ

مندرجات

صفحہ نمبر

1

1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

2

2- اراکین اسمبلی کی رحمت

3

3- ضمنی بجٹ پر بحث

65

4- لوڈ شیڈنگ پر بحث

68

5- قاعدے کا معطل کیا جانا

68

6- قرارداد

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعہ 27 جون 1997 بمطابق 20

صفر 1418ھ صبح دس بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سیکرٹری ہدایت اللہ خان چیمکنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ - ذُ
لِكَ الدِّينُ الْقَائِمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ مُنْبِئِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا كُلٌّ حِزْبٌ بَيْنًا لَدَيْهِمْ
فَرْحُونَ ۝ (پارہ نمبر 21 سورہ الروم آیات 30 تا 32)

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تہ خپل مخ د دین اریخ تہ ساتہ ،
یومخیزے اوسیرہ - د خدانے پاک پہ فطرت قائم اوسیرہ چہ اللہ پاک پرے بتول
خلق پیدا کری دی - د اللہ پاک پیدا کری خیزونہ بدلول پکارنہ دی - بس دغہ سم
دین دے لیکن اکثر خلق نہ پوهیری تاسو خپل مخونہ اللہ تبارک و تعالیٰ طرف
تہ اوگرخوی، د هغه نہ ویرہ کوئی د مونخ پابندی ساتی او پہ مشرکانو کسب خان
مہ ورگدہ وی - هغه خلق چہ هغوی خپل دین بتوتے بتوتے کرو او بتولی بتولی
شو - هر یو بتولے پہ خپله طریقہ باندے خپل خان تہ غاورہ دے۔

اراکین اسمبلی کی رخصت۔

جناب سپیکر: جناب ہمایون سیف اللہ خان صاحب نے 27 اور 28 جون 1997 رخصت کی درخواست ارسال کی ہے۔ تو

Is it the desire of the House that leave may be granted to the honourable Member?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

جناب نجم الدین: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر! جناب سپیکر! پروں نہ ہفہ بلہ ورخ پہ دے خانے کنیں د لوڈ شیدنک متعلق خبرہ شوے وہ پروں بیا پہ اخبارو نو کنیں لیکلی دی چہ خانے پہ خانے جلوسونہ وتی پہ بیا فرید طوفان صاحب وعدہ کرے وہ پہ پروئی ورخ باندے چہ زہ دلہ دے۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: نجم الدین خان، یو منت خما خبرہ واورئی - یو منت، یومنت دے سبجیکت تہ لہ دا Discussion شروع شی، یو دوہ درے کسان واخلی بیا کہ خیروی تاسو تہ بہ موقع درکرو۔ بنہ جی۔ جناب نجم الدین: سر، دا دیرہ اہم مسئلہ دہ۔ خما خیال دے۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل ما تہ پتہ دہ ستاسو یواھے نہ دہ، خمونہ د بتولو دا مسئلہ دہ۔ خنکہ کہ خیر وی چہ یو دوہ درے تقریرونہ اوشی نو بیا بہ پہ باندے خبرے اوشی۔ تر ہفہ پورے شاید چہ منستران صاحبان پہ دے بانٹا غہ خپل کوشش کوی۔ دا بشیر خان یوہ خبرہ اوکرہ پہ پوائنٹ آف آرڈر باندے ہفہ ورخ غہ دلہ خبرہ شوے وہ د بجلو بارہ کنیں، نو فی الحال درے Speeches نہ بعد پہ ہفہ باندے خبرہ کوو۔ نو کہ تاسو ta collect کول غواپی نو چہ ہفہ Collect کری چہ جواب ورکری ممبران صاحبان تہ پہ

لود شیدنکے بارہ کنیں۔ Thank you

جناب بشیر احمد بلور: (وزیر آبپاشی و آبنوشی) تھیک دہ سہر۔

Mr. Speaker: Nawabzada Mohsin Ali to please start the discussion on the Supplementary Budget.

ضمنی بجٹ پر بحث

نوابزادہ محسن علی خان: شکر یہ، جناب سپیکر صاحب۔ کافی دنوں سے بجٹ کے بارے میں '1997-98 کی Demands for grants اور بجٹ تقاریر تو آپ نے ساری سن لیں، ضمنی بجٹ جو ہے 1996-97 یہ بھی اسی کا ایک حصہ ہے۔ اکثر جب لوگ ضمنی بجٹ کو دیکھتے ہیں تو خیال یہ آتا ہے کہ بھئی اس ضمنی بجٹ کے بارے میں ہم کیا کچھ کہیں مگر جناب سپیکر صاحب، ضمنی بجٹ بھی Main budget کا ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس ضمنی بجٹ میں جو تقریر آئریبل فنانش منسٹر صاحب نے کی تھی، اس کو میں سنڈی کر رہا تھا، دیکھ رہا تھا جناب سپیکر صاحب، چونکہ جس وقت ضمنی بجٹ پیش ہوا تھا، اپوزیشن کے اراکین ہاؤس میں موجود نہیں تھے۔ اس میں مجھے ایک ایسی بات نظر آئی ہے جو میں یہ سمجھتا ہوں جناب سپیکر صاحب، کہ جتنا بھی افسوس کیا جائے، وہ کم ہے کیونکہ یہاں پر یہ کہا گیا ہے کہ ہم نے اپنے اخراجات 1996-97 میں 25,800 ملین روپے تک رکھا ہے، ہم نے ان کو Curtail کیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس میں ایک خطیر رقم ہم نے سٹیٹ بینک آف پاکستان کو Pay کی، صوبائی حکومت نے On account of over draft facilities۔ جناب سپیکر صاحب، ساتھ ساتھ یہ بھی بتا رہے ہیں اپنے نگرز میں، 1996-97 میں کہ ہماری جو کل آمدن تھی Revenue receipts سے 5,529 ملین روپے تھی اور 5,800 ملین روپے ہم نے خرچ کئے۔ یہاں پر جناب سپیکر صاحب، یہ بھی بتا رہے ہیں کہ 2.5 ارب روپے بجٹ میں ہم نے Provision رکھا

ہے کہ یہ رقم ہم کو 'Net profits from hydel generation' یہ Amount جو ہے 'یہ ہمیں ملے گا یا ہمیں ملنے کی اس کی امید ہے۔ میں جناب سپیکر صاحب، وزیر خزانہ سے یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ جب وہ Sum-up کریں گے وہ اس چیز کا ہمیں جواب دیں گے کہ ایک طرف تو آپ اوور ڈرافٹ لیتے ہیں سٹیٹ بینک آف پاکستان سے، کیونکہ آپ کا کیش بیلنس نہیں ہے اور اس کے اوپر دو سو ملین روپے کا سود مارک آپ Re-payment کرتے ہیں سٹیٹ بینک آف پاکستان کو۔ آپ جو بھی Borrowing کر رہے ہیں، چاہے وہ ایک روپے کی ہو یا ایک ارب روپے کی ہو، آپ سے باقاعدہ طور پر وفاقی حکومت یا سٹیٹ بینک آف پاکستان سود یا مارک آپ جس کو آپ کہتے ہیں، آپ سے وہ چارج کر رہے ہیں اور آپ نے یہ کہا ہے اپنی بجٹ تقریر میں کہ دو سو ملین روپے کا سود سٹیٹ بینک آف پاکستان کو ہم نے Pay کیا ہے اور خاص کر یہ پڑھ کر، آپ نے اپنی بجٹ تقریر میں کہا ہے کہ یہ بہت زیادہ فخر کی بات ہے کہ صوبائی حکومت نے بڑا کمال کیا ہے کہ دو سو ملین روپے انہوں نے مارک آپ دیا ہے۔ میری گزارش یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ ایک طرف تو آپ تو سود دے رہے ہیں، آپ سے سود لیا جا رہا ہے، چاہے وہ آپ کو ایک روپے کا قرضہ دیتے ہیں، چاہے وہ آپ کو ایک ارب روپے کا قرضہ دیتے ہیں۔ دوسری طرف جو آپ کی رقم بنتی ہے، جو آپ نے اپنے بجٹ میں ڈھائی ارب روپے دکھائے ہیں کہ یہ ہم نے وفاقی حکومت یا واپڈا سے لینے ہیں، یہاں پر آپ نے کہیں بھی یہ نہیں دکھایا ہے کہ ہم واپڈا سے یا وفاقی حکومت سے اس رقم پر جو ہمیں ابھی تک ملی نہیں ہے اور پتہ نہیں کب ملے گی، ہم بھی اپنے بجٹ کے Documents میں اس رقم کے اوپر وفاقی حکومت سے یا واپڈا سے سود چارج کریں گے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ وجہ کیا ہے کہ جب آپ سے وہ لے رہے ہیں، آپ کو وہ منافع نہیں کرتے تو جب آپ کی رقم ان کے پاس پھنسی ہوتی ہے۔ آپ خود کہتے ہیں، این ایف سی ایورڈ میں خود یہ کہا گیا ہے کہ Arrears

صوبہ سرحد کی حکومت کو دیدیا جانے ' بار بار جب بھی گورنمنٹ نے تقریر کی ہے ' انہوں نے اسی چیز پر بڑا اصرار کیا ہے کہ ہم کو Arrears ملیں گے - یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ ہمیں Arrears ملیں گے - ہمارا حق ہے ہمارے Arrears ہیں ' بقایا بات ہیں ' ہمیں ملنے چاہئیں مگر جناب سپیکر صاحب ' Under the law of parity ' یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کے پیسے وہ رکھیں ' وہ استعمال کریں ' کئی سالوں سے انہوں نے وہ پیسے دبانے ہونے ہیں ' Payment بھی آپ کو Principal amount کی نہیں کر رہے اور جو اس کے اوپر مارک اپ بنتا ہے ' وہ جہاں تک مجھے علم ہے جناب سپیکر صاحب ' میں تو صرف جب یہ کتابیں دیکھتا ہوں جو Documents آئریبل وزیر خزانہ صاحب نے پیش کئے ہیں اس معزز ایوان میں ' انہی Documents کے ذریعے ہم دیکھ کر آپ سے بات چیت کر سکتے ہیں کہ آیا ایک چیز موجود ہو یا نہ ' اگر حکومت نے Mark up claim کیا ہو اور انہوں نے بذریعہ فنانس ڈیپارٹمنٹ خط و کتابت کی ہو ' تو اس معزز ایوان کو اس بارے میں علم بالکل نہیں ہے اور میں یہ چاہوں گا جناب سپیکر صاحب کہ جب بھی وزیر خزانہ صاحب اس بات پر اپنی تقریر کریں تو وہ اس بات پر بھی اپنا نکتہ نظر پیش کریں - جناب سپیکر صاحب ' وزیر خزانہ صاحب نے اپنی تقریر میں یہ بھی فرمایا تھا کہ 1996-97 ایک ایسا سال تھا جو مالی مشکلات کا سال تھا ' یہ میں نہیں کہہ رہا ہوں ' یہ انہوں نے اپنی تقریر میں خود بیان کیا تھا - یہ بات بھی ہم تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں مگر جناب سپیکر صاحب ایک بہت عجیب صورتحال بن رہی ہے کہ ایک طرف تو وزیر خزانہ صاحب فرما رہے ہیں کہ 1996-97 مشکل مالی حالات کا سال تھا تو اگر اتنی مشکلات تھیں تو چاہئے تو یہ تھا کہ وفاقی حکومت کا جو Federal tax assignment ہے ' جس کو ہم Divisible pool کہتے ہیں ' اس سے جو رقم ہمیں ملنی تھی ' جو صوبہ سرحد کو وصول ہونی تھی - چاہئے تو یہ تھا کہ اس رقم میں کمی آتی ' کیونکہ جب ایک مالی بحران ہوتا ہے اور خود اس بات کو آپ تسلیم کرتے ہیں ' اعتراف

کرتے ہیں، اپنی بجٹ پیچ میں آپ نے اعتراف کیا ہے، تو چاہیے تو یہ تھا کہ اس مالی بحران کی وجہ سے جو 16.2 ارب روپے صوبہ سرحد کی حکومت کو ملنے تھے کہ ان میں کمی آتی مگر جناب سپیکر صاحب، ایسا نہیں ہوا ہے۔ جو کچھ اپنی Budget documents میں انہوں نے خود دیا ہے۔ ہمیں ملنے چاہیے تھے 16.2 ارب روپے Approximately اور ہمیں ملے ہیں 16.1 ارب روپے یعنی Over all just a matter of a very small amount difference میرا مقصد کہنے کا یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ وزیر خزانہ صاحب خود فرماتے ہیں کہ مالی مشکلات تھیں، مالی بحران تھا، اس کے باوجود 16.1 ارب روپے آپ کو مل گئے مگر 1997-98 میں جب وفاقی حکومت نے آپ کو 18.3 ارب روپے دینے ہیں، وہاں پر کیا ہوتا ہے، یہ سال تو ابھی تک شروع بھی نہیں ہوا، Thses are projections تو یہ تھا کہ Projections کیساتھ فنانش ڈویژن اسلام آباد، میں یاد کر رہا ہوں جناب سپیکر صاحب ہمارے فنانش ڈیپارٹمنٹ کو وہی Projections کرنے کی اجازت دیتے جو 1997-98 کے Projections National Finance Commission کے ایوارڈ میں لکھے گئے ہیں۔ ابھی تو مالی سال شروع بھی نہیں ہوا، مالی سال 1997-98 یکم جولائی سے شروع ہوتا ہے اور وفاقی حکومت نے کئی اقدامات کئے ہیں، کئی سہولتیں دی ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان اقدامات کی وجہ سے Tax base بڑھے گا، ان اقدامات کی وجہ سے آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ وفاقی حکومت تو یہ کہہ رہی ہے۔ جب وہ خود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ جناب Tax base ہم بڑھانا چاہتے ہیں، ڈیویژن میں ہم کمی لے آئے ہیں، Tariff میں ہم کمی لے آئے ہیں مگر ان سب میں جو ہم کمی لائے ہیں تو وہ صرف اس لئے لائے ہیں کہ Over all پاکستان کا جو ریونیو ہے، Receipts ہیں، ان میں اضافہ ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ خود حکومت پاکستان یہ کہتی ہے کہ اضافہ ہوگا اور اس لئے ہم یہ مراعات دے رہے ہیں مگر

مرعات دینے کے ساتھ ساتھ صوبائی حکومت کو لکھتے ہیں کہ جناب، آپ کی جو پروجیکشنز ہیں اٹھارہ بلین کی اس کو آپ ایسے تصور کریں کہ یہ اٹھارہ نہیں ہے، یہ پندرہ ہے یعنی تین ارب روپے کی وہاں پر وہ کمی لے آئے ہیں۔ یہ معزز ایوان کے اراکین، میرے بھائی جو بیٹھے ہیں، اگر وہ اس بات پر سوچیں کہ وزیر خزانہ جو ہمارا اپنا وزیر خزانہ ہے، وہ اپنی بجٹ ضمنی تقریر میں خود کہتے ہیں کہ مالی بحران 1996-97 میں تھا اس کے باوجود کہ وہ خود اس چیز کو تسلیم کرتے ہیں کہ مالی بحران، تھا پھر بھی وفاقی حکومت نے اپنی رقم آپ کو پوری دی اور جب وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں، نظام کو درست کر رہے ہیں، نظام میں بہتری لا رہے ہیں، جو rojective figures P ہیں، جو کچھ ملنا چاہیے، وہ کہتے ہیں کہ نہیں، آپ بجٹ کو اس پر Pitch نہ کریں، آپ بجٹ کو پندرہ ارب روپے Pitch کریں۔ یہ آپ کی Federal Divisible pool, Federal Tax assignment کی آمدنی آپ شو کریں۔ ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب، یہ میں نہیں کہتا ہوں۔ ہو سکتا ہے۔

(قطع کلام)

حاجی محمد عدیل، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ جناب سپیکر We are discussing budget or supplementary budget.

Mr. Speaker: Please take your seat. He is referring the speech of the Honourable Finance Minister which he made at the stage of Supplementary budget.

Haji Muhammad Adeel : Mr. Speaker but he is discussing the budget not supplementary budget.

جناب پیر محمد خان : جناب سپیکر صاحب! خمونہ د صوبے بتول دار و مدار پہ مرکزی فنڈ باندے دے چہ دھنے نہ نے نہ راخلمے نوکوم خانے نہ بہ خبرہ

شروع کوی۔

نوابزادہ محسن علی خان: جناب سپیکر صاحب! میرے خیال میں آپ ایسا کریں کہ ایک 'میں نہایت معذرت کے ساتھ کہتا ہوں ہمارے یہ بھائی جو بیٹھے ہوئے ہیں، یہ تو چپ چاپ بیٹھے ہیں، یہ تو وزیر صاحب ہیں ان کی سمجھ بھی نہیں آتی ہے۔

Mr. Speaker: Please, please do not waste time . Let us proceed further.

نوابزادہ محسن علی خان: آپ سے میں عرض کر رہا ہوں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: خدا کا فضل ہے آپ سے زیادہ سمجھ میں آتا ہے۔ بتائیں کیا ہے؟ آپ کو جواب انشاء اللہ اچھے طریقے سے دیں گے۔

Mr. Speaker: please proceed . please proceed.

نوابزادہ محسن علی خان: ان کو یہ پتہ نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، کہ آپ کی جو آمدن ہے،

آپ کی جو Receipts ہیں . They are all through federal taxation .

They all come out of the federal budget Main کی آمدن جو ہے

جناب سپیکر صاحب ' It is from the Federal tax assignment ' تو آپ تو خواہ

منخواہ اس کے بارے میں بات کریں گے۔ اگر آپ وہ بات نہیں کریں گے تو آپ کے یعنی

پندرہ 'سولہ' اٹھارہ بلین روپے بیج میں سے آپ نکال دیں تو پھر آپ کے پاس رہ گیا

ہے؟ میری درخواست یہ ہے جناب سپیکر صاحب، میں تو صرف یہ کوشش کر رہا تھا کہ آپ کو

ایک Comparison دوں ضمنی . بجٹ کے بارے میں کہ ضمنی . بجٹ میں ہمیں جو رقم ملنی

تھی، وہ ہمیں ملی مگر جو رقم ہمیں آئندہ ملنی ہے، اس پر بھی ہمیں تین ارب روپے یعنی جو

اس سال سولہ ارب ملے ہیں، اس سے بھی کم انہوں نے رکھا ہے۔ دوسرا پوائنٹ آپ کے

سامنے میں نے یہ پیش کیا جناب سپیکر صاحب، کہ ڈھائی ارب روپے کے ہمارے جو بتایا بات

ہیں، وہ ڈھائی ارب روپے کے سلسلے میں کم سے کم اپنے بجٹ Documents میں اس معزز ایوان کی تسلی کے لئے ان کو یہ چاہیے تھا کہ اس میں یہ مارک اپ چارج کرتے ملنا نہ ملنا، یہ تو ایک جھگڑے کی بات ہے جناب سپیکر، صاحب یہ جھگڑا تو پھر لگا رہتا مگر یہ Reflect تو کرنا چاہیے تھا۔ جناب سپیکر صاحب، جو Presentation of budget ہے، اگر آپ ضمنی کو دیکھیں یا آپ سال 1997-98 کا بجٹ دیکھیں، میں یہ دعوے سے کہتا ہوں جناب سپیکر صاحب اور میں یہ چاہوں گا کہ On the floor of this House آئریبل فنانش منسٹر Categorically اس بات کو Refuse کریں کہ جو Expenditures یا Estimates 1996-97 کا جو ضمنی بجٹ ہے، جو ٹوٹل آپ کے بجٹ Receipts ہیں، 1997-98 یا 1997-98 کے جو بجٹ ہیں، جو اس میں Total expenditure ہے، جناب سپیکر صاحب، میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ سب Figures جو ہیں، یہ Actual نہیں

ہے - And I would like the Hon'ble finance Minister to make a

cateagorical statement, Mr.Speaker Sir, that the figures given

in the budget statement of expenditure are correct. Correct to

this extent کہ یہ Actual expenditure ہوا ہے اور ان کو Inflate نہیں کیا

گیا ہے۔ جہاں تک میرا علم ہے جناب سپیکر صاحب، These figures are not

actual figures اور اگر آپ کا سیکرٹریٹ، جناب سپیکر صاحب آپ بذات خود بحیثیت

سپیکر چونکہ آپ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین بھی ہیں، اگر آپ ایک چشمی اکاؤنٹنٹ

جنرل صوبہ سرحد کو لکھ لیں، And you get، جناب سپیکر صاحب، آپ ان سے مانگیں جو

Actual disbursement ہوئے ہیں، جو Actual disbursement

ہوئے ہیں۔ اگر جناب سپیکر صاحب آپ وہ فلرز مانگیں، تو آپ کے سامنے حقیقت جو ہے،

صحیح پکچر جو ہے، وہ آجانے گی۔ مگر میں یہ چاہوں گا جناب سپیکر صاحب، کہ اس کے بارے میں

ور میں آپ سے بھی درخواست کرونگا جناب سپیکر صاحب، چونکہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ جو دوا کڑوی ہوتی ہے نا جناب سپیکر صاحب، وہ یہ لوگ ایسے پی جاتے ہیں کہ وہ پھر منہ سے ان کا صحیح جواب ہی نہیں نکلتا ہے۔ میں آپ سے گزارش کرونگا جناب سپیکر صاحب کہ جس

As a Speaker of this Honourable House ضرور آپ جواب دیں،

ان سے یہ پوچھیں And not only as a Speaker of this honourable

House Jananb Speaker Sahib, as a Chairman Public Accounts

Committee, you ask the honourable Finance Minister make a

categorical statement that the figures of expenditure given in

the budget 1997-98 and 1996-97 in the budget estimate Sir, is

a revised budget or these actual figures of real expenditure in

true sense or it is inflated expenditure, to be shown to the

Federal Government? جناب سپیکر صاحب، کہنے کے لئے اس بارے میں بہت کچھ

ہے۔ میں اب جناب سپیکر صاحب، اگر آپ کی اجازت ہو تو صرف دو منٹ میں ختم کرتا ہوں

میری ان سے یہ درخواست ہے جناب سپیکر صاحب، حکومت سے، کہ مالی مشکلات ہیں جی، اس

میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے، مگر جو سکیمز چل رہی ہیں، جو سکیمز ہو رہی ہیں، جن پر کام کیا جا

رہا ہے، جناب سپیکر صاحب میں نے کل کٹ موشن پر بہت Briefly ایک بات کی تھی،

میں اس کو دوبارہ دہرانا چاہتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم بات ہے اور اس سے

سارے پاکستان کو اور خاص کر جنوبی اضلاع کو بہت فائدہ ملتا ہے، وہ ہے جی انڈس ہائی

وے، جناب سپیکر صاحب، انڈس ہائی وے سے کراچی پورٹ سے لیکر صوبہ سرحد تک چار

سو کلومیٹر تک فاصلہ جو ہے، اس میں کمی آتی ہے۔ آپ جناب سپیکر صاحب خود سوچیں اور اس

مغز ایوان کے اراکین بھی اس بات پر غور کریں کہ کتنی بچت ہوگی، ڈیزل میں موبل آئلز

میں 'Repairing mentainance' کرایوں میں - مگر جناب سپیکر صاحب، حکومت اس پر کتنی توجہ دے رہی ہے؟ جاپان کی Assistance سے یہ سکیم بنی ہے جناب سپیکر صاحب اور اس میں تقریباً آپ ایسا سمجھیں کہ 82 یا 84 فیصد اس کی جو رقم ہے جناب سپیکر صاحب، یہ جاپان کی حکومت دے رہی ہے اور وہ بھی تیس سال کا قرضہ ہے Two percent for ten year grace period مگر افسوس کی یہ بات ہے جناب سپیکر صاحب کہ اس کا پہلا سیکشن جو تیار ہوا ہے From Peshawar to Lachi مجھے Exact tender amount پتہ نہیں ہے مگر میری جو معلومات ہیں Approximately جناب سپیکر صاحب اس پر 4 Millions 3. ملین روپے فی کلو میٹر خرچہ آیا ہے Approximately میں بتا رہا ہوں یہ سڑک جناب سپیکر صاحب، ابھی بنی نہیں ہے Contractors اور This is be made under the International tenders بھی باہر کے ہیں، اور جناب سپیکر صاحب، سال گزرا نہیں ہے کہ یہ سڑک میں یہ سمجھتا ہوں کہ بالکل جگہ جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس پر باقاعدہ انکوائری کی جائے۔ حکومت یہ معلوم کرے کہ جناب اس کا ڈیزائن Defective تھا یا اس پر جو کام Contractor نے کیا ہے وہ ناقص ہے۔ جناب سپیکر

صاحب 'This is a road which connect the whole Pakistan from one end to other. ہم سنٹرل ایشین ریپبلک کی باتیں کرتے ہیں، سارا آپ کا ٹریٹنگ جناب سپیکر صاحب، اس پر آنے گا۔ موٹر وے جو ہے جناب سپیکر That has been respected and I am very happy even by the President of Pakistan , even by the Prim Minister of Pakistn , even by the Communication Minister of Pakistan جناب سپیکر صاحب، آج کے دن تک، پرائم منسٹر صاحب نے اس کی Inauguration تو کی تھی مگر

آج کے دن تک اس کا آپشن کسی نے نہیں کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Iftikhar Khan Mohman to please.

(تالیاں)

جناب محمد افتخار خان مہمند: جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو ڊیر مشکوریم چہ تاسو مالہ دا موقع راکرہ پہ ضمنی بجت باندے د خپلو خیالاتو اظہار کولو۔ جناب سپیکر، زہ خو دا گزارش کول غواریمہ جی ستاسو پہ وساطت باندے پہ دے معزز ایوان کسں چہ دا ضمنی بجت رومی خل پہ دے معزز ایوان کسں د 1996.97 یو داسے بجت پیش شوے دے چہ پہ ہفہ کسں پہ اخراجاتو کسں اکثر چہ کوم ضمنی بجت پیش کیری جناب سپیکر صاحب، نو پہ ہفہ کسں Revised Estimate کسں د اخراجاتو پہ مد کسں اضافہ بنودلے کیری، پہ دے ضمنی بجت کسں جناب سپیکر صاحب، رومبنے خل دا دے چہ تخمینہ د اخراجاتو لکولے شوے وہ 26.862 Million روپے او Revised estimate چہ کوم دے جناب سپیکر صاحب، ہفہ 25.8million، دا یو ملین روپے پہ اخراجاتو کسں کہے دے جناب سپیکر صاحب، خما خپل دا خیال دے چہ کہ د ہر Background، د ہر فکر، د ہر خیال سرے چہ وی نو دا خبرہ ضرور قابل ستائش دہ خکہ چہ پہ دے حالاتو کسں Non developmental current expenditure باندے دے حدہ پورے قابو راوستل چہ پہ ہفے کسں ایک ملین روپی بجت کول، خما خو خیال دے جناب سپیکر صاحب! دا حقیقت کسں د Financial Discipline او د ڊیر لونے محنت او د ڊیر لونے جرات چہ کوم دے

(تالیاں)

عکاسی کوی۔

دے سرہ سرہ جناب سپیکر صاحب! زہ دا گزارش کول غوارمہ چہ تاسو بتول
 حجم اوگورئی د دے سپلمنٹری بجٹ، نو ہفہ تقریباً 3.05Millions روپے
 جو ریزی۔ یہ ہفہ زیات چہ دکوم مد لاندے چہ کومے پیسے راخی جناب
 سپیکر صاحب چہ 2.6Billions نو ہفہ یہ دے Capital gains کینی Capital
 Receipts side باندے Expenses د دے او رو د بحران پہ دوران کینی شوے
 دے چہ ہفہ پہ اضافی غنمو اخستولو باندے شوے دے نو کہ دغہ رقم ترینہ
 او باسے جناب سپیکر صاحب نو حقیقت چہ دے نو دا سپلمنٹری بجٹ چہ دے،
 صرف د تیکنیکل نوعیت یو بجٹ جو ریزی چہ ہفہ تقریباً د 60 کروڑ روپے
 او ہفہ ہم Internal adjustment and interal re-appropriation سرہ
 پورہ شوے دے اوس جناب سپیکر صاحب بلہ خبرہ پہ ہفہ کینی دا ہم یوہ دیرہ د
 خوشحالی خبرہ دہ او خما دا خپل خیال دے چہ خمونرہ د صوبے چہ کومے
 Revenue collecting Agencies دی، پہ ورومبی خل باندے چہ کوم
 Estimated آمدن وو د صوبے خپل، چہ د ہفہ تخمینہ لگولے شوے وہ جناب
 2.4 Billion روپیٰ پہ ورومبی خل ہفہ د 3 Billions نہ اضافہ او کرلہ
 او بیا جناب سپیکر، چہ کومہ د غوراو د فکر خبرہ دہ نو ہفہ دا دہ چہ دا 3.2
 Billions نہ ہفہ فنڈ، چہ کوم Provident Funds وو، تقریباً تین چار بلین
 روپے چہ ہفہ د صوبے پہ نورو مدونو کینی خرچ شوے وے د ہفہ خانے د
 Replenishment د پارہ پہ ورومبی خل جناب سپیکر، دغہ خپل صوبائی
 آمدن نہ تقریباً 77 کروڑ روپے پہ ہفے کینی جمع شوی دی نو Net خمونرہ
 د دے خپلے صوبے چہ کوم آمدن اخستے شو نو ہفہ مونرہ شمارلے دے نو ہفہ
 2.2 دے حالانکہ چہ 3 Billion نہ مخکال پہ Revised estimates کینی ہفہ

اضافہ بنودلے دہ نو جناب سپیکر صاحب، زہ د خپلو رونرو په خدمت کښ ضرور دا گزارش کول غواړمه چه کوم خانے کښ د صوبے هغه محکمو کارکردگی د مبارک باد قابل وی یا د شاباشنی قابل وی نو ضرور ورکوئی خکه چه هغوی ته Encouragement اوشی چه هغوی نور په تیزنی سره خپل کار شروع کری، نو دا د 2.4 Billions په مقابله کښ د 3.2 Billion روپے هغه خپل د صوبے په آمدن کښ په ورومبني خل اضافہ کول جناب سپیکر صاحب، دا هم د دے صوبے په خپل ذاتی آمدن کښ یو ریکارډ دے او ورسره ورسره جناب سپیکر صاحب، په هغه فنډ کښ هم Replenishment واپس، هغه Provident Fund، هغه جی پی فنډ چه کوم د سرکاری Public debt وو، په هغه کښ واپس واخلو جناب سپیکر صاحب دا هم یو ډیر ښه اقدام دے۔ دے سره جناب سپیکر صاحب، زه دا هم گزارش کول غواړمه چه دوی کښ بعض رونرو په دے Over draft یا په Loaning باندے داسیتیت بنک نه د صوبے په هغه باندے خپل اعتراضات کری دی، په دے کښ هیخ شک نشته جناب سپیکر، چه که مونږ ته هغه خپل Divisible pool یا دا Net profit هغه سارھے آتھ ارب روپے ملاؤ شوے وے په وخت باندے، نو شاید چه د دے ضرورت به نه وو، خو څمونږه ډیر رونږه چه کوم دی او په دے معزز ایوان کښ په دے وخت کښ ناست هم دی او هغوی ډیر په ذمه وار پوستونو باندے پاتے شوی دی، هغوی ته دا پته ده چه 1991ء نه واخلتی تر دے وخته پورے په Net profit کښ دے صوبه هم په Estimates کښ په بچت Estimates او په Revised کښ ډیر فرق راخی۔ جناب سپیکر صاحب، د دے صوبے چه کوم صرف د تنخواه بل تقریباً یو ارب روپے وی او ستاسو Divisible pool and Net

profit تاسو ته په چوبیس یا پچیس تاریخ باندے ملاؤیری د میاشته نو جناب سپیکر صاحب تاسو د سرکاری ملازمینو تنخواگانے خود پچیس تاریخ پورے نه نشنی ایسارولے نو You have to take over draft,you have to go to State Bank . چہ هغه تنخواگانے یا اخراجاتو باندے تاسو هغه late کولے نه شه، نو په دے وجه باندے رونرو ته به زه دا گزارش کول غوايمه جی چہ هغه پریکٹس چہ کوم د سال 91-92انه راروان دے نوکه دے وخت کنی د State Bank نه Over draft واخسته شو او په هغه باندے Mark up ورکړے شو نو دا مخه دومره خاص جرم خکه نه دے چہ دا مارک اپ دنورو په مقابلہ کنی ډیر کم دے۔ دے سره سره به جناب سپیکر صاحب، زه به یو بل گزارش هم دا اوکړمہ چہ دا Current revenue expenditure باندے یو بلین روپے بچت یو طرف ته ،جناب سپیکر صاحب، خپل هغه 'Over draft' خپل هغه Cash balances چہ کوم دے هغه Balance کول نو خما خپل دا خیال دے جناب سپیکر صاحب چہ دا هم حقیقی معنو کنی یو ډیر بڼه قدم اخسته شوے دے خکه چہ هغه Over draft چہ کوم په دے مد کنی چلیدو چہ مونږه Divisible Pool یا Net profit نه به پیسے نه اخلو، نو هغه Adjust کول دیو داسے صوبے د پاره چہ هغه سره نورخه وسائل نه وی نو د هغه د پاره هم یوه ډیره گرانه خبره ده چہ دا نے Adjust کړے دی او بچت نے هم درته درکړے دے نوزه خو دا وایمہ جناب سپیکر صاحب چہ دا سپلیمنتری بچت حقیقت کنی د ستاینے قابل دے ورسره ورسره جناب سپیکر صاحب چہ کومه حده پورے خمونږه رونرو چہ کومه خدشه هم ظاهره کړے ده چہ د سال 1996-97 کوم Development budget دے هغه د کوم بچت Estimates

دے، نو دھغہ نہ ڊیر کم دے۔ گزارش جناب سپیکر، دا دے چہ د نومبر نہ را
 دیخوا تاسو اوگورنی چہ د نومبر پورے چہ کوم Development Budget
 اخراجات شوی دی او دھغے نہ چہ کوم کہ تاسو اوگورنی چہ کوم Revised
 estimates جور شوی دی نو 8.7 Billions باندے تقریباً 5.1 Billions
 روپے دا Development پہ مد کنیں د خرچ کولو د تیس جون پورے اندازہ
 ده اوس جناب سپیکر، دا یود بحث قابل خبرہ ده چہ آیا د 8.7 Billions پہ
 مقابلہ کنیں دا 5 Billions چہ کوم دے دا غنگہ شوے؟ او هغه سکیمونہ یا کوم
 پراجیکٹس چہ کوم وو، چہ کومے منصوبے Suffer شوی وی، اوس
 گزارش دا دے جناب سپیکر صاحب، چہ د نومبر نہ راپہ یخوا Care taker
 حکومت یوہ پالیسی وه د تین فروری پورے، د چوده فروری نہ راولختی
 ترنن وخته پورے، خما خپل خیال دا دے جناب سپیکر صاحب، چہ پہ
 Developmental side باندے کوم خرچ شوے دے پہ دے غلورو میاشتو
 کنیں جناب سپیکر صاحب، نودا ہم چہ د هغوی یو ڊیر لوئے قدم دے خکھ چہ
 بعضے محکمے جناب سپیکر صاحب، هغه رقومات چہ کوم هغوی ته مہیا شی
 دکال پہ یو خاص وخت کنیں، هغوی ته Release شی نو هغه هغوی خرچ
 کولے نہ شی نو دے د پارہ زہ دا وایم جناب سپیکر صاحب، چہ دا غنخکال بجت
 چہ کوم دے او خاص طور باندے دا ضمنی بجت چہ دے، دا یو Unique Budget
 دے او پہ دے وجہ باندے بہ زہ دا گزارش او کرم ستاسو پہ وساطت سرہ خپل
 یتول معزز او محترم رونرو ته چہ دا د Full support قابل دے خکھ چہ یو
 طرف ته نے تاسو ته Saving بتودلے دے او بل طرف ته نے خپل draft exist
 کرے دے او دے طرف ته تاسو ته خپل پہ دے غلورو میاشتو کنیں کوم بنہ

Development out lay کرے دے نو ہغہ ہم د خپل وس مطابق کرے دے د دے
 غو گزارشاتو سرہ جناب سپیکر صاحب، تاسو شکر یہ ادا کومہ۔ جی شکر یہ -
 (تالیں)

جناب سپیکر، جناب منظور باچ صاحب۔

سید منظور حسین : محترم سپیکر صاحب، دیر شکر گزاریم او غالباً د ورومبئی
 تقریر نہ پس دوه درے میاشته اوشوے چه دا دویمہ موقع ما ته ملاویری۔ زہ د
 بجت تقریرونو پہ دوران کئیں ہم موجود اومہ او اوس د ضمنی بجت سلسلہ
 کئیں مے د خپل اپوزیشن د رونرو تقریرونہ ہم اوریدل او ملک باندے چه
 تیرے شوے کوم درے درے نیم کالہ دیر سخت گران او نامساعد حالات وو او پہ
 ہغہ کئیں محترم میاں نواز شریف صاحب پہ مرکز کئیں او جناب سردار مہتاب
 صاحب پہ صوبہ کئیں چه کوم بجتونہ پیش کرل نو خما خپل خیال دا دے چه
 خما د اپوزیشن رونرہ ہم د دے خبرے قائل وی چه دا بجتونہ پہ دی حالاتو کئیں
 دیر انتہائی بنہ بجتونہ دی او پہ دے وجہ باندے ہغوی چه کوم تنقیدی
 تقریرونہ کول نو ما پہ دیر غور باندے ورتہ غور اینے وو۔ نوخما پہ خیال
 باندے غہ داسے بنیادی خبرہ پہ بجت کئیں، چه ہغے ته سرے وئیلے شی چه دا
 واقعی پہ بجت کئیں غہ نقصان یا د خرابے طرف ته اشارہ ده، ہغہ خو ہغوی
 پیش نہ کرے شوہ بلکہ د خپلو خدشاتو پہ بنیاد باندے ہغوی خپل تقریرونہ
 او کرل او مثال نے زہ پہ دے شعر کئیں پہ بنہ طریقہ باندے بیانولے شم چه،

ارادے باندہنتا ہوں سوچتا ہوں، پھوڑ دیتا ہوں

کس ایسا نہ ہو جائے کس ویسا نہ ہو جائے

پہ دے بنیاد باندے خما د اپوزیشن د رونرو تقریرونو بنیاد دا وو چه داسے بہ

اوشی، ہفسے بہ اوشی - رونرو او محترم سپیکر صاحب خما د اپوزیشن پہ رونرو باندے بہ دا خبرہ پہ بنہ طریقہ باندے واضح وی چہ کوم ملک کین داسے یو دور حکومت تیر شوے وی چہ پہ ہفے کین د ملک د غریبو خلقو د وینو او د خولو پہ قیمت باندے جو رہ شوے خزانہ پہ سرے محل باندے بلین دالر چہ خرچ کیری او د کوم ملک پہ پرائم منسٹر ہاؤس کین چہ د شپرو کرور روپو سالانہ د فرانس نہ Mineral water راخی او د کوم ملک د وزیر اعظم پہ بنیاد چہ امریکہ تہ طائفہ بوتلے شی او 28 کروڑ روپے پہ ہفہ باندے خرچ راخی او پہ کوم ملک کین خما محترم سپیکر صاحب جے سالک تہ د زکوٰۃ 25 کروڑ روپے ملاویری او پہ غیر مسلک خلقو باندے د زکوٰۃ رقم خرچ کیری او جناب سپیکر، پہ دے باندے خما رونرہ د اپوزیشن بنہ پوهیزی او پہ دغہ وجہ باندے زہ ہم عرض کومہ چہ دوی خیل تنقیدی تقریر ونہ چہ دی زہ بس ختمومہ جی 'ہفہ تہ غہ تھوس بنیا د ورنکے شو خما خیل خیال دا دے سپیکر صاحب' چہ د تقریر بنیاد نہ وی کینودل پکار چہ زہ د اپوزیشن د طرف نہ تقریر ہروخت د حکومت خلاف کومہ نو کہ پہ یو غیز کین خرابی شتہ او کہ نہ نو زہ بہ خواہ مخواہ دا کوشش کومہ، دا روش ما تہ صحیح نہ بنکاری مثال نے د دے داسے وی، وائی چہ یو امزری او یو ورغومے پہ یو نہر باندے او بہ غنیکلے نو ہفہ امزری ورتہ وئیل چہ ستا د طرف نہ خو پہ ما باندے خرے او بہ راغلے - دا او بہ د ولے خرے کرے؟ نو ہفے ورتہ وئیل چہ تہ خو خما د او بو د ہاؤ د لاندے نے او زہ د پاسہ یمہ نو ما غنگہ تا باندے او بہ خرے دروستے -

نو امزری ورتہ وئیل چہ دا بکواسِ دولے او کرو؟

جناب سپیکر، ما وے چہ دا التا شوہ 'ہفہ وئیلی وو چہ تہ پاس وے او زہ لاندے

یمہ -

سید منظور حسین : نو ونیل نے چہ نا بکواس دِ ولے اوکرو ؟ نو خما محترم سپیکر صاحب، چہ دا کوم بہاؤ راروان وو نو ددوی د طرف نہ راروان وو نوکہ د ہفے غہ خرابے وی نو وجہ نے دوی تہ واضح معلومہ دہ۔ نوزہ وایمہ کہ پہ دے فلور باندے حقانقو د تسلیمولو آغاز اوشی او پہ صحیح انداز کین تنقیدونہ کیری نو دا بہ خمونہرہ د ملک او د صوبے خلق پہ صحیح پتیری باندے و اچوی او محض اختلاف برائے اختلاف بہ نہ وی بلکہ یو صحیح انداز طرز فکر بہ وی۔ خدانے مو خوشحالہ کرہ Thank you very much

جناب سپیکر : جناب ارباب سیف الرحمان خان - جناب، ما سرہ خوشاسو نوم شتہ دے پہ لست کین، ما سرہ شتہ دے۔

ارباب سیف الرحمان : جناب سپیکر، زہ خو پہ ہفہ مو کین نہ یمہ، تفصیل بہ حاجی عدیل وانی ----- (قطع کلامی)۔

جناب پیر محمد خان : جناب سپیکر صاحب! دوی لہ General discussion باندے موقع ورکرتی چہ پہ ہفے خبرے اوکری، خیر دے رولز بہ ورثہ Suspend کرو۔

ارباب سیف الرحمان : جناب سپیکر صاحب! زہ چہ دے پاغولے یم نوزہ بہ یو شعر وایم، نور تفصیل بہ حاجی عدیل پیش کری۔ شعر دادے۔ ع

زہ غیرت پینتو او ننگ یم

پہ ہر دور، ہر زمان کین۔

ہر ظالم، ہر غاصب سرہ پہ جنگ یم،

دخیبر نہ پوتے پور تہ تاتارے سرہ ہم سنگ یم۔

جناب سپيڪر، زه ستاسو ڊير مشڪور ڀيمه ڇهه ما خواهست نه وو ڪريءِ او تاسو ما له وخت راکرو، زه خپل وخت حاجي عدليل لره ورکومه ڇهه دوي په تفصيل سره تقرير او ڪري -

جناب سپيڪر: جناب نجم الدين خان - (تالباي)

ارباب سيف الرحمان: جناب سپيڪر! يو پوائنٽ آف آرڊر ڏانهن ڏانهن ڏانهن خان له تاسو وخت ورکرو ورو بهه خود ڏانهن تفصيل راکول پڪاردي ڇهه نجم الدين هغه ضلع ڇهه کومه ده هغه ختمه شو هه اوڪه بدستور بحال ده؟
جناب نجم الدين: بحال ده جي، بحال ده جي -

ارباب سيف الرحمان: خڪه زه دا واهم ڇهه دا دويم خل بانده پاس شو او په ڏانهن بانده پوهه نه شو ڇهه هغه بحال ده اوڪه نه -

جناب نجم الدين: بحال ده جي خڪه خو زه غله ڀيمه جي - ڊير تنقيد خڪه نه کومه، ضلع بحال شو ده - جناب سپيڪر، ستاسو ڊير مشڪور ڀيمه ڇهه ما له مو موقع راکره - د حزب اقتدار د ڏانهن بينچونونه خمونڙه ڏانهن مشرانو تقريرونه اوڪرل - خمونڙه منظور باڇهه ڇهه کومه خبره اوڪرل نو خما خو دا خيال وو ڇهه ڏانهن به په ضمني بجهت بانده خپله خبره اوڪري خو هغوي ڇهه کوم بحث اوڪرونو دا خو ڇهه په ڏانهن عام جلسو کين کوم تقريرونه ڪيڙي، نو دهغه د بجهت سره شخه تعلق نه وو خو خير ڏانهن خمونڙه مشر ڏانهن، نو ڏانهن جواب ورله هونڙه نه ورکرو - خو زه صرف ڏانهن ضمني بجهت کين يو دوه دره خبره کومه - په ضمني بجهت کين ڇهه کوم وزير اعليٰ صاحب پيش ڪر ڏانهن، په هغه کين دوي بنودلي دي جي ڇهه تقريباً هغه د بره يو ارب روپي په ڏانهن کين خمونڙه بجهت ڏانهن نو جي که تاسو د بجهت Documents اوگوري په ڏانهن کين

ترقیاتی 1996-97 کسبن د تعمیراتی کارونو د پارہ آتہ اربہ روپن آینودلے شوے دی او پہ دے تیر کال 1996-97ء کسبن پہ هغه کسبن اخراجات مخه دبره مخلور اربہ روپن شوے دی نو خما د ذهن مطابق د بتولو نه زیات کت چہ لکید لے دے، د بتولو نه زیات خلق چہ کوم متاثره شوے دی، هغه پہ Developmental side باندے دوی زیات کت د پچاس پرسنت نه زیات لگولے دے او اخراجات چہ کوم دوی وانی چہ مونره کنترول کری دی نو پہ هغه کسبن پہ 1996-97 کسبن چہ کوم دغه شوی وو نوپه هغه کسبن زیاتے شوے دے زه دا هم وایمه جی چہ دوی کوم ترقیاتی بجت کت کرے دے، اے ہی پی کت کرے ده هغه جی دوی تھیک ده دلته خو دوی سیونگ بنودلے دے خو دوی د خلقو پیسه خورلی دی جی، د خلقو مال نے خورلے دے۔۔۔ (شور)

آوازیں، چا خورلی دی جی؟

جناب نجم الدین: تاسو اقتدار پارٹی والا جی، خما عرض دادے جی۔

جناب والتر سراج: پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب نجم الدین: نه جی دیواننت آف آرڈر اجازت نشته۔

جناب والتر سراج: چور چائے شور والی بات ہو رہی ہے ادھر۔۔۔۔۔ (تائیاں)۔۔۔۔۔

جناب نجم الدین: زه جی دے اور ولہ راخمہ، دے له راروان یمه خیر دے اول

دانورے خبرے او کریم چہ کوم۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: تانم خودیر شارٹ دے خککه چہ نن د جمعے ورخ ده۔

جناب نجم الدین: سر، هغه مانه پریردی تقریر ته نو بیا به زه مخه وایمه جی؟ زه

عرض دادے کومه چہ کوم Developmental budget کت شوے دے، پہ هغه کسبن

زه صرف دیوے ضلع مثال درکومه سر۔ پہ دیر کسبن د روونو د پارہ پہ تیر کال

پہ اے دی پی کبن پیسے ایبنودے شوے وے، لوڈداری روڈ وو، گوال د رے روڈ وو، کوہستان روڈ وو، اخاگرام روڈ وو، ورسرہ دیر او سوات کوہستان روڈ وو، ہانی سیکٹری سکولونہ وو، ملل سکولونہ وو، پہ ہغے کبن خو تہیکیدارانو کارکړے دے، د تہیکیدارانو Liabilities خوشته، پہ ہغہ کبن د تیس کروړ روپو کار ہغوی کړے دے لیکن ہغوی ته payment نہ دے شوے دوی پی ایل اے بند کړے دے او د ہغے پہ وجہ باندے دوی د ہغوی ہغہ پیسے بند کړے دی، نو دغہ خوراک شو نو دے ته نورغہ وانی جی؟ دویم چہ کوم دکپ پروگرام، د آر دی پی پروگرام وو نو د آر دی پی د طرف نہ چہ کوم دوی حکومت دایم پی ایزلہ د حزب اقتدار پہ دغہ کبن ہم ایم پی ایزلہ ته پیسے ملاؤ شوے وے دا ہغوی پی ایل ایز ہم بند شوے وو، د ہغے پیسے ہم د تہیکیدارانو پاتے دی او پہ دے وجہ باندے چہ کوم دے، چہ د اوړو خبرہ مے نہ وی کړی نو زہ داسے نہ بس کومہ - دے اوړو لہ ہم پیسے ایبنودے شوے دی نو پہ ہغہ وجہ باندے دوی د خلقو ہغہ Payment نیولے دے نو خما خیال دے چہ دایو دے کہ یونیم ارب روپی دوی چہ کوم آمدن بنودلے دے، دغہ د خلقو د طرف نہ زہ ورتہ درخواست کومہ چہ د دغہ خلقو دا پیسے ورکړنی نو کہ بیا تاسو پہ ضمنی بچت کبن غہ مخیز او بنودو نو مونږہ بہ وایو چہ بہنی دوی غہ آمدن دغہ کړے دے غہ پہ Non developmental expenditure باندے دوی دغہ راوستے دے۔ دویمہ خبرہ دا دہ پہ دے بچت کبن غہ دبرہ دوہ اربہ روپی، دوہ اربہ روپی وانی چہ د اوړو Crisis راغلے وو ہغہ مونږہ اوړو لہ کیبنودلے دی جی، غنم مو پرے راغوستل، زیاتے پیسے مو پرے ورکړے دی مونږہ خو پہ ہغہ دوو میاشتو کبن پہ پنخلس سوہ او پہ شپاریس سوہ بورنی

اغستے دہ، ہفتہ دوہ اربہ روپئی دوی پہ کوم خانے کنس خرچ کرے دی، چا لہ نے ورکری دی چہ پہ دے دو اربہ روپئی خلقو تہ، خلقو تہ خو پہ پنخلس سوہ روپئی، کومو خلقو تہ فاندہ رسیدلے دہ ددغہ نہ؟ نوزہ د وایمہ جی چہ کوم دوی دا ضمنی بجت پیش کرے دے، زیات تقریر کول نہ غوارمہ جی، دا بالکل غلط دے۔ دادے قوم سرہ، دقوم د تباہی بجت دے۔ دوی صرف دقوم، دصوبہ سرحد د خلقو د خیتے نہ رزق کت کرے دے، Developmental کارونہ نے کت کری دی او پہ ہفتہ وجہ باندے دوی دا ضمنی بجت پیش کرے دے۔

وزیر آبپاشی و آبپوشی: جناب سپیکر صاحب! دا ہر غہ خو دوی خپل کری دی، دے کنس خمونزہ قصور نہ دے جی۔

جناب سپیکر: حاجی بہادر خان دیر، حاجی بہادر خان دیر نشتہ دے۔ ملک جہان زیب خان جی۔

ملک جہان زیب خان: شکر یہ جناب سپیکر! أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، د ڊیرو ورخونہ پہ بجت باندے بحث شروع دے او ڊیرو ممبرانو خپل وضاحت اوکرو۔ خما د حزب اختلاف روئرو ورتہ لا بنہ بجت او وئیل خوزہ بہ دومرہ او وایم چہ د سابقہ حکومت د بد اعمالو پہ وجہ باندے چہ موجودہ کوم بحران پہ ملک کنس دے نو پہ داسے بحران کنس چہ خمونزہ حکومت کوم بجت پیش کرے دے کہ ہفتہ مرکزی دے او کہ ہفتہ صوبائی دے نوزہ خو دا وایم چہ دا ڊیر دستائینے وړ دے۔

(تالیان)

جناب سپیکر صاحب، خما یو ڊیر خوږ دوست، احمد حسن خان صاحب ڊیر بنہ تقریر اوکرو، اوږد تقریر نے اوکرو او ڊیر بنہ تجاویز نے ورکړل خوزہ

به دومره قدرے اووایم چه که چرے د پپلز پارٹنی سابقہ مرکزی حکومت د
 صدر فارق لغاری پہ تجاویزو باندے عمل کولے او سابقہ صوباتی حکومت
 د احمد حسن غونڈے او بنیارسری پہ تجاویزو باندے عمل کولے نو نن به د نجم
 الدین خان دا ژړا نه وه چه خمونږه د حکومت څخه حشر شو، په خپل حشر
 باندے به نن نجم الدین خان نه ژړلے۔ جناب سپیکر صاحب، ځما ځنې روڼو
 نښې بېجته ته غیر اسلامی بېجته اووے خو د هغه وضاحت نې او نکړو خو ځما
 په خیال باندے د غیر اسلامی بېجته ورته ځما دے روڼو په دے وجه باندے
 اووے چه په شرابو باندے ټیکس لگیدلے دے او شراب گران شوے دی نو شاید
 هغوی په دے خبره باندے خفه وی که چرته په شرابو باندے ټیکس نه وے
 لگیدلے نو بیا شاید چه دوی ورته اسلامی بېجته ونیلے۔ جناب سپیکر صاحب، د
 سابقه حکومت چه کومے روانے منصوبے وے نو په بېجته کښ د هغه د پاره
 د پيسے اینودے شوے دی، حالانکه زه به دومره وایم چه دغه منصوبے نه
 غیر سیاسی وے او نه منصفانه وے خو دا خمونږه د حکومت یوه نیک نیتی ده او
 ملک سره نې یوه وفاداری ده چه د دغه منصوبو د تکمیل د پاره هغوی بڼه کافی
 لږیسے اینودے دی حالانکه سابقه حکومت خمونږه د تعمیر وطن دیرے منصوبے
 بند کړے وے چه په هغه کښ زه اوس تاسو ته د مثال په طور وایم چه ځما په
 حلقه پی ایف 77 کښ څلور پنځه کلی د تعمیر وطن د بجلنی داسے وو چه په
 هغه کار شروع شوے وو، هغه ته ستنے تلے وے خو چه کله د پپلز پارٹنی
 گورنمنټ راغے نو زموڼږه د تعمیر وطن هغه روانے منصوبے دوی بند کړے او
 هغه اوس هم بند دی نو پکار دا وه چه دغه منصوبو ته د چالو کولو د پاره څخه
 پيسے اینودے شوے وے۔ جناب، ما ته خو دیرے ورځے بعد لږ پتاه ملاو شو

نو که لبره مہربانی اوکری، Request کوم-----

جناب سپیکر: دا خو تاسو بلا پانرے راورپی دی د خان سره، دا خو به ډیر وخت غوارپی۔

ملک جہانزیب خان: جناب سپیکر صاحب! نه جی خما خو یو غو خبرے دی زیاتے نه دی، جناب سپیکر صاحب، د امن و امان متعلق هم خمونرہ د مخالف بینچونو بعضے ممبرانو ډیر غه اوونیل خوزه به دا وایم چه دوی د خپل حکومت په هغه امن باندے هم لږ نظر اوغورزوی چه د دوی د حکومت

اهلکارو به په خپله ډاکے کولے او د غلا گاډی چه کوم دی نو هغه به پیرام منسټر هافس کښ ولاړ وو نو دوی له کم از کم دا نه دی پکار چه دوی په امن و امان باندے دا خبره کوی چه یره دا حکومت د مستعفی شی خکه چه امن/ امان بڼه نه دے، نه که دوی هغه خپل حکومت باندے هم دا سوچ کرے وے او هغوی ته ئے وئیلے وے چه یره مستعفی شتی نو دا به د دوی د انصاف یوه خبره وے۔ جناب سپیکر صاحب، اوس تاسو ما له وخت ډیر نه راکوئی، زه خپله ضلع طرف ته لږ راخم چه خما ضلع ډیره زیاته پسمانده ده خصوصاً بیا خما حلقه سلطان خیل، پاننده خیل پی ایف 77 چه په هغه کښ زړو حکومتونو هیڅ کار نه دے کرے۔ په ضلع ډیر کښ ډیرے علاقے داسے دی چه هغه د سیاحت د پاره ډیرے موزون دی، صحت افزاء دی او ډیرے ښکلے دی۔ نوزه به ستاسو په وساطت باندے جناب وزیر اعلیٰ صاحب ته دا اپیل اوکړم چه هغوی د ضلع ډیر د پاره او خصوصاً د حلقه پی ایف 77 د پاره د یو خصوصی گرانټ اعلان اوکری

چہ ہلتہ کنیں بہ خانستہ او بنگلے علاقے دسیاحت قابلے جوڑے شی -
وَأَخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

جناب سپیکر: جناب نیک عمل خان۔

جناب نیک عمل خان: جناب سپیکر صاحب! ستاسو دیرہ شکریہ۔ خمونترہ پہ جے
بجٹ باندے خو دیرے زیاتے خبرے اوشوے او خاص کر خمونترہ د حزب
اختلاف رونرو او خاص کر احمد حسن خان او نجم الدین خان پہ کومہ پیرانے
باندے چہ خبرے اترے اوکڑے او کومے بنگلے خبرے نے اوکڑے ، مزیدارے
مزیدارے۔۔۔ (تالیاں)

زہ خو پہ دے افسوس کوم چہ یرہ پہ ہفہ خپل حکومت کنیں چہ دوی ناست وو
کلہ چہ ہم دوی دا داسے خبرے کرے وے کہ نہ، چہ دا کلہ دوی پہ حزب
اختلاف کنیں کیناستل نو دوی سرہ د صوبے درد ہم پیدا شولو، د علاقے درد
ہم ورسرہ پیدا شولو۔۔۔ (تالیاں)

او نور دردونہ ہم ورسرہ پیدا شولو۔ پکارخو دا وو چہ پہ ہفہ وخت کنیں چہ
پہ کوم وخت کنیں دوی پہ حکومت کنیں وو چہ ہفہ د دوی ایم پی اے گانو پہ
خپلو خپلو حلقو کنیں پہ کومہ کومہ طریقہ باندے کارونہ کری دی یا پہ کوم
کوم وخت کنیں ہغوی ددے خلقو سرہ کوم غہ کری دی چہ ہفہ د دوی مدنظر
وے نو بنہ بہ وے حالانکہ پہ ہفہ وخت کنیں دے ایم پی اے گانو تہ دومرہ
اختیارات وو چہ دوی پکین دا خبرہ کرے وہ چہ د دوی حزب اختلاف لیڈر
صاحب چہ پہ ہفہ ورخو کنیں وزیر اعلیٰ وو، ہغوی دا خبرہ کرے وہ چہ
خماہر مسبر چہ پہ کوم خاتے کنیں دے ہفہ داسے دے لکہ شیر پاؤ خان۔۔۔

(تالیاں)

نو هلته کڻن هغوی چه کوم خه کړی وو او هغوی هلته کڻن کوم د هاندلیان د کړې وے او کوم خبرے کړے وے هغوی، نو خما په خیال چه هغه د تاریخ د لیکلو خبرے دی۔ په کومو حالاتو کڻن چه دا بجت پیش شو نو پکار خو دا وه چه دوی په هغه حالاتو کڻن هډو په دے باندے خبره نه وے کړے۔ ولے چه دوی چه کوم وخت تیر کړو او د هغه نه پس په دے بجت باندے کومے خبرے اترے دوی او کړے او دا کوم حالات په دے وطن کڻن پښن شول په داسے حالاتو کڻن داسے بجت پیش کول د ستاینے وړ دے۔ زه دے خپلو ټولو ملگرو ته اپیل کوم او وایم ورته چه یره په دے بجت باندے دے حزب اختلاف، او کله نا کله پکڻن خنې دا دوی چه پاسیدل او بیا ئے واک آوت او کړو او نجم الدین خان پکڻن له یوه بله خبره او کړه چه هغه دغه ئے واغسته او دے خلقو ته ئے داسے بنودو۔ دے د هغه خپل مخکښې کردار چه کوم وو، د هغه خپل وخت هغه حساب کتاب چه کوم وو هغه ئے دے خلقو ته بنودو چه مونږه گورنی دا، دا کارونه هم کړی دی نو په دے باندے زه خپل بجت Speech چه کوم دے ختموم۔

جناب سپیکر: مهربانی Mr. Fatehullah Khan, please, (Not present).

Abdul Haleem Khan Qasooria, please. وائی ټانم نه ملاویری راته۔

Mr. Saleem Saifullah Khan (Not present). Mr. Jan Mohammad

Khan Khattak.

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! لږ د دے Half time نه پس ورته ټانم

ورکړئی، د دے Tea break نه، خکه چه هغه راغله وو نو بیا به خفه شی۔

جناب فقور خان جدون: د دوی دا ټانم جی ما له را کړئی نو ستاسو به ډیره مهربانی

وی۔

جناب سپیکر: نن Tea break نشته دے جی، نن Continuous روان یو۔ بس پہ
 یو مخ چھتی ده۔
 Mr. Ghafoor Khan Jadoon please.

جناب غفور خان جدون: جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو دیر زیات مشکور و
 ممنون یم چه تاسو ما له دا یتنم راکرو۔ عرض دا دے چه په پنخوس کاله تاریخ
 کښ په ورومبی خل بچت اوشو، په دے غلورو میاشتو کښ حکومت بچت
 اوکرو نو دا پچاس ساله تاریخ کښ د دے مثال نه ملاویری جی۔ دریمه خبره دا ده
 چه په ورومبی خل باندے د صوبے په آمدن کښ د تین ارب روپو آمدن ظاهر
 شوے دے او بنکاره دے، د دے مثال هم نه ملاویری که چرته وروستو
 حکومتونو کښ ملاویری نو هغه مثال د دوی بنکاره کری۔ بل دا ده چه دا
 وروستو دره کاله حکومت تیر شوے دے، د دے کارگزاری تاسو کتلے ده اوس
 خو چه کوم حکومت دے انشاء الله تعالیٰ د امیر المومنین حکومت راروان دے
 په ورومبی خل باندے په پنخوس کاله تاریخ کښ جی میرت مونږه بلکه د
 میرت پالیسی اختیار کړے ده، بلکه د اپوزیشن روڼه چه کوم دی چه دوی به
 گلے کولے، دوی به هغه نوکری تسمولے جی او په غریبو خلقو باندے به ئے
 په پنخوس او شپيته زره، په یو یو لاکه او په دوه دوه لاکه روپنی بلکه
 استینت افسر چه کوم پوستونه وو، په پانچ پانچ لاکه وپیٰ خرڅ شوے دی
 جی۔ هغه خلق چه کوم دی هغه خلق په اسلام آباد کښ په ایف آئی اے کښ دی، په
 پانچ پانچ لاکه خرڅ شوے دی، هغه خلق په میرت پالیسی دوی چه کوم دی، د
 هغوی "دجمیل کیمیر" کری دی او نن خود میرت پالیسی ده، د امیر المومنین
 حکومت دے جی، مونږه دوی ته چیلنج ورکوو که اپوزیشن وی او که مونږه

حزب اقتدار والا یو پہ مونڙ کڻن هیڄ فرق نشته بلکہ مونڙہ ددے صوبے او د
دے ملک او ددے خپلے صوبے د ٻولو خلقو خدمت کول غوارو جی، مونڙ د
هیچا سرہ بے انصافی نہ کوڙ۔ مونڙہ پہ ہرہ حلقہ نیابت کڻن چہ غنڱہ
اپوزیشن والا تہ او غنڱہ حزب اقتدار تہ چہ غومرہ حق دوی تہ ملاویری،
دومرہ بہ اپوزیشن والا تہ ہم حق ملاویری خو لیکن دوی د پہ خپل دے
حکومت باندے اوگوری چہ پہ رومبی خل باندے کہ تاسو خیال اوکرنی جی د
پیورہانی لیول کئال منصوبہ وہ۔ تقریباً د پچیس سال منصوبہ وہ، پہ رومبی
خل دے حکومت تہ دا اعزاز حاصل دے چہ ہغہ نے دے کاغذونونہ راوخلکہ او
پہ گراوند باندے درے مخلور میاشتے پس بہ انشاء اللہ و تعالیٰ پہ رومبی خل
باندے اتہارہ کروڙ روپنی د صوبانی حکومت د پیورہانی لیول کئال د پارہ
چہ ہغے سرہ د مردان او د نوبنار او د صوابنی بنجر زمکے، ویرانے زمکے چہ
کومے دی ہغہ بہ آباد کرے شی۔ دویمہ خبرہ د گومل زام دہ، دا یوہ ڊیرہ
زیرہمنصوبہ وہ۔ دوی خو خبرے کوی، تقریرونہ خو بہ نے کول، پہ اسمبلو
کڻن بہ نے ورلہ پیسے ایندوے، پہ کاغذونو کڻن بہ ورلہ پیسے وے لیکن
عملی بہ ہیڄ نہ وو جی۔ دا بالکل خیالی خبرے وے خو دے حکومت دا
تہیم کرے دہ چہ ڄہ خبرے پہ دے اسمبلی کڻن کوی، انشاء اللہ تعالیٰ پہ دے کال
کڻن بہ شروع کیڙی او خکھ خو دے خلقو، د صوبہ سرحد، د ٻول
پاکستان خلقو دوی تہ دامینڈیٽ ورکرو چہ دا حقیقت دے چہ دا کوم ممبران چہ
کوم دی۔ اوس دا د اوگوری، خلقو ورلہ ووٽونہ ورکری دی، د خلقو پہ
ووٽونو باندے راغلی دی، انشاء اللہ تعالیٰ او بیا بہ ہم ددے خلقو تہ دوی
مخامخ کیڙی۔ نو عرض دا دے چہ کرم تنگی اوگورنی، گومل زام

اوگورنی انہس هانی وے رود ته اوگورنی، صوابی جهانگیره رود ته اوگورنی، گورنی د صوابی جهانگیره رود به درته یو عرض کوم جناب سپیکر صاحب داخما د صوابی منصوبه ده، یو کلومیتر رود ایک کروڑ چالیس روپئ ورله اینودی دی نو که د جهانگیره نه تاسو توپنی پورے سرک جوړوی هغه د پاره نوے کروڑ روپنی پکار دی جی نو تاسو دا اوگورنی چه دا غومره غریبه صوبه ده چه په هر کال کښ ورله پانچ کروڑ روپنی کیږدی نو آته لس کاله د هغه د پاره پکار وو او هغه رود تقریباً په تیس لاکه روپنی باندے بڼه رود چه کوم دے، هغه د صوابی جهانگیره رود جوړیدے شی په Concinnity کښ چه چا پیسے خوړلے دی جی، چه کومو خلقو ددے په Concinnity کښ خوړلے دی، د هغه هم خلاف پکار دی چه تحقیقات اوشی، دا رود چه کوم دے نوے کروڑ یا صوابی مردان رود د هغه یو رود قیمت چه کوم دے نوے لاکه روپنی دے جی، دا شان منصوبے دوی په کاغذونو کښ راوستے چه د دوی مطلب دا وو چه دا مونږه ددے اعلان اوکړو او تقریباً په دے ایتهاره او شل کاله تیریزی او ددے نه خلقو ته غه فائده نه رسیږی او موجودکا حکومت چه کوم دے، اوس دا وړو بحران یوه خبره ده، نو دا وړو بحران په اتمه ورځ دوی ته پیدا شولو جی، دا چا پیدا کړے وو جی؟ کومو حکومتونو پیدا کړو؟ ددے نه مخکښ د بے نظیر حکومت وو، بیا درے میاشته نگران حکومت وو جی او نهمه واری په دے حکومت باندے ډیره ده - مونږه خو په دے اسمبلی کښ وئیلی دی چه د سپریم کورټ د جج لاندے ددے تحقیقات اوشی چه کوم خلق په دے کښ نهمه واری هغوی ته دسزا ملاو شی ---

(تالیان)

چه کومو خلقو افغانستان ته غنم سمگل کړی دی او کومو خلقو ایران ته کړی

دی او کومو خلقو هندوستان ته کړی دی، په باریډر باندے جی، د هغه خلاف تحقیقات پکار دی۔ چا دا پرمته ورکړے وے؟ کوم خلق په دے کسب Involve وو، کوم افسران په دے کسب Involve وو، کوم بیوروکریسی په دے کسب Involve وو؟ مونږه خو غواړو چه د دے د د سپریم کورټ د جج لاندے تحقیقات اوشی۔ بله یوه خبره جناب سپیکر صاحب درته کوم اوس، گدون امازتی انڈسټریل سټیټ پرون خبره دوی اوکړه جی۔ په وروستو حکومت کسب، د بے نظیر په حکومت کسب تقریباً انڈسټریل اسټیټ بند وو او یو مخصوص طبقے له 50% په Electricity کسب هغوی Rebate ورکړو او په هغه باندے د صابر شاه حکومت خاتمه هغوی اوکړه۔ بار بار مونږه چغے وهو چه د سپریم کورټ جج د ورله مقررشی او د هغه تحقیقات د اوکړی چه دا پیسے، سارھے گیاره کروړ روپی ورکړے چا وے، Paper sick کسب چا ورکړے وے، د ټیکسټائل په مد کسب چا ورکړے وے؟ په یو انڈسټریل اسټیټ کسب دوه نرخناے نشی کیدے جی چه نور انڈسټریل اسټیټ ته تر سو فیصدی بجلی وی او صرف ټیکسټائل ته یا Paper sick ته 50% rebate وی هغه په 2 جون باندے ختم کړو او 2 جون نه پس د خلقو شور پیدا کړو۔ نو دا درے کاله چه کوم غریبانانو خلقو سره ظلم کیدو، هغه وخت دوی ولے شور نه کولو؟ په دے حکومت کسب شامل خلق وو نو دا شان خبرے چه حقیقت لری او د حقائقو نه د پرده نه اوچتوی او پکار دا ده چه غه حقیقت وی، پکار دا ده چه د هغه تعریف دا ورکړے شی۔ مهربانی۔

Mr. Speaker: Thank you. Mr. Shoaib Khan (Malakand).

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر صاحب! په آخر کسب دا تجویز نے ورکړو

چه دحقائقونہ دپرده نہ اوچتوی، دتولو تقریر ونہ پس۔

جناب محمد شعیب خان: شکر یہ، جناب سپیکر صاحب! خما د اپوزیشن دے روئرو چه دا کوم تنقید ونہ پہ دے موجودہ بجت باندے اوکړل۔ دا شکر دے چه دوی نن د اپوزیشن پہ دے بنچونو باندے ناست دی او دا واحد داسیشن دے چه دوی ہم پہ دغه بنچونو باندے ناست دی خو انشاء اللہ دن نه بعد به ہم پہ دغه باندے ناست وی، درولنگ ته به دوی که خیر وی نه راخی۔ دا کوم موجودہ مرکزی بجت چه دے، او که صوبائی بجت دے، پہ دے وخت کین خما په اندازه باندے د دے نه بنه بجت پیش کیل بل حل بالکل نشته زه صرف د دے خپل اپوزیشن د دے روئرو نه تپوس کوم چه هغه د 1970 اکائی به را واخلو، هغه وخت ته نے اوگورنی او بیا چه کوم دے د 1993 پورے تاسو راوئتی۔ د احمد حسن خان په Law and order باندے خبره کوله نو صرف زه دا تپوس ترینه کوم چه هغه ورخه ستاسو هیرے شولے چه ستاسو هغه بهتو صاحب وزیر اعظم وو او په جماعتونو کین په خلقو باندے دزے شوے وے۔ تاسو هغه ورخه رایادے کرنی چه په دے ملک کین زما په اندازه باندے زنانو ته چه لاس هم نه دے اچولے شوے او هم ستاسو په حکومت کین زنانه په میاشتو میاشتو قید شوے دی اوستاسو په حکومت کین د هغوی بے عزتیانے شوے دی۔ زه صرف دا تپوس کوم چه شیر پاؤ دله کین وزیر اعلیٰ وو نو هغه د شریعت د پاره چه کوم روئره خمونږ راوتی وو نو دا راته او واینی چه بونیر کین غومره شهیدان شول او دیخوا په دیر طرف کین غومره شهیدان شول۔ هغه وختونه ستاسو نه هیر شول صرف چه تاسو نن په اپوزیشن کین راغلتی نو وائی چه یره دا بجت نه دے بنه او اپوزیشن به وائی چه بجت نه دے بنه او حکومت به وائی

چہ یرہ بنہ دے خو دا فیصلہ بہ انشاء اللہ دا عوام کوی۔ نجم الدین خان خما خوب
 رور، ملگرے او یار دے خو دے ہمیشہ دا فریاد کوی چہ یرہ خمونر د پارہ
 رورل فند، خمونر دا ضلع پسماندہ دہ، کلہ وائی چہ یرہ مونرہ غریبانان یو،
 خمونر د خلقو دا، دا کسے دے نو دے خو ہم، پہ ہغہ وخت کنس ہغہ ضمنی
 انتخابات شوے وو، ہغہ ستنے چرتہ لارے، ہغہ دومرہ کرورونہ روپنی
 چرتہ لارے، ہغہ ترقیاتی کارونہ چرتہ لارل؟ زہ صرف ددہ نہ دا تپوس کوم چہ
 یرہ، رورہ تہ ہغہ دومرہ ستنے منے چہ شیرپاؤ خان تالہ راورے وے؟ داسے د
 بابک خلاف پہ بونیر کنس ہلتہ استعمال شوے وے دا کوم تیر حکومت چہ غہ
 کری دی خما پہ اندازہ باندے پہ دے صوبہ نہ، پہ دے یتول ملک کنس ہلتہ وائی "
 ادھر تم اور ادھر ہم" ہغہ نعرہ ستاسو اوسہ پورے ہیرہ

دہ؟ دا تپوس کوم چہ د کرپشن، قسم پہ خدانے چہ واحد دا پیپلز پارٹی دہ چہ
 خلق نے پیژنی پہ دے باندے چہ یرہ کرپشن نو صرف د پیپلز پارٹی خبرہ وی
 (تالیں)

جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو دیرہ مشکور یم چہ مال مو دومرہ وخت
 راکرو خو خیر خما نور رونرہ پاتے دی، دوی بہ اوس ژاری، دوی بہ
 اوسفریاد کوی او کلہ چہ دوی راغلی دی، وائی چہ ما د پنخو کرورو روپو
 تاسو تہ دا اعلان اوکرو، دا سکیم مے درتہ تقسیم کرو خو جناب
 سپیکر صاحب، تاسو اوگورنی ہلتہ کنس، تھیک دہ ورکے بہ نے وی، ہغہ
 تارونہ، ہر غہ بہ نے ورتہ ایخودی وی پیسے، خو دا تپوس زہ ددے خپلو
 رونرونہ کوم چہ یرہ حقیقت کنس ہغہ پیسے خرچ شوے دی او کہ نہ یتولے
 تاسو پہ جیبونو کنس اچولے دی؟ خما جی پخپلہ حلقہ کنس پہ بت خیلہ

ہسپتال کین غلا شوے وہ۔ د ہغہ خائے نہ د یو پاکتر نہ تماچہ او د
 ہغہ تیلیویشن د دوی پہ حکومت کین پت شوے وو او ہلتہ کین خمونزہ د
 قومی اسمبلی ممبر، ملک مظفر خان وو او بل د صوبائی اسمبلی ممبر غنی
 محمد وو، پہ ہغے کین ایف آئی آر درج شوے وو، پرچہ پرے کت شوے وکلا او
 دوی ورغلل او د ہغہ تھانے نہ نے ہغہ ملزمان دغہ شانے راخلاص کرل۔ ونیل
 نے چہ دوی جیالا دی، خیر دے کہ دے غلا کوی جناب سپیکر صاحب، زہ د
 دے خپلو رونرونہ دا تپوس کوم چہ پہ دے خپل گریوان کین اوگورنی او ہغہ
 سابقہ دور ریاد کری۔ دا چہ کوم دی نو دا بہ پہ میرت باندے مونزہ کوف، د
 خدانے فضل دے کہ ہر غہ وی خو دغے شانہ نہ، پیسے بہ پرے نہ اخلو۔ پہ
 محکمو کین بہ ترے پیسے نہ اخلو، خرخوو بہ نہ پوستونہ، د انصاف پہ تقاضہ
 باندے بہ انشاء اللہ ہر غہ وی۔

مربانی جناب سپیکر صاحب۔۔۔ (تالیان)

ماجی محمد عدیل: ایک پوانٹ آف آرڈر ہے جی۔ احمد حسن جواب دو، قوم کو حساب دو۔

(تقتے)

جناب سپیکر: محترم محمد علی شاہ باپا صاحب

جناب نجم الدین: پوانٹ آف آرڈر سر، دا ضمنی بجت دے کہ غہ چل دے؟
 دوی غہ مخکین میٹنگ کرے دے؟ خما خیال دے پتہ نہ لگی جی۔ ضمنی
 بجت باندے کہ تقریر وی خو دا طریقہ نہ دہ لکہ دا دوی چہ شروع کرے دہ
 جی۔۔۔ (شور)۔۔۔ ماخو پہ بجت خبرہ کرے دہ جی۔

جناب محمد علی شاہ باپا: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر صاحب! پہ بجت باندے تقریر ونہ اوشول۔ خمونزہ دا توقع نہ وہ

چہ دا بجت بہ مخنگہ پہ مرکز کنیں او پہ صوبہ کنیں پیش کیری۔ خو خدانے فضل اوکرو چہ پہ ڊیر بنہ طریقہ باندے پیش شو۔ او د پاکستان ٲول عوام پہ دے سوچ کنیں وو چہ شخہ بہ کیری۔ نو دا ڊیر پہ بنہ طریقہ باندے پیش شولو پہ مرکز کنیں او پہ صوبہ کنیں۔ او بلہ دا خبرہ پہ مونږ باندے، پہ دے حکومت باندے چہ اورہ، د اوږو زہ دا وایم چہ ڊیر خلق خونہ پوهیل، مونږ پسه بہ راتل چہ دا وائی چہ دا اورہ داسے تقسیم شول۔ د لالتین پہ رنږا کنیں امزری اورہ اوخوږل۔ یعنی دے تہ دا سوچ د خلقو نہ ووچہ لا امزری اورہ ہم نہ خوری او خبرہ بلہ نا وہ چہ پہ دے موجودہ حکومت کنیں کوم فصل رارسیدلے دے، ہفہ جوار، شولے رارسیدلی دی او کہ ہفہ غنم رارسیدلی دی، دا فصل چہ د چا پہ حکومت کنیں رارسیدلے وو نو ہغوی نہ ضائع شوے دے۔ داغلہ دہغوی نہ ضائع شوے دے۔۔۔ (تالیان)

نو پہ ہفہ باندے ہفہ خلق بیا پوہہ شول۔ نو بیا ہفہ خبرے ہغوی خلاف نہ شوے کولے چہ خمونږہ ملگری یعنی چہ کوم پوہہ خلق وو، ہغوی جواب بہ تھیک ورکولو او د ہغوی ہفہ خبرہ رد شولہ۔ نو زہ دا وایم چہ مونږ لہ داپکار دی چہ دا پاکستان خمونږہ وطن دے، دا خمونږہ کور دے، دا خمونږہ د راتلونکی نسل کور دے او راتلونکی نسل تہ مونږ ملامت یو چہ دا کور مونږ مضبوط کرو او پہ دے باندے سوچ اوکرو، د دے کوم پیداوار چہ غومرہ زیاتیدے شی یعنی خمونږہ، زہ بہ دا وایم بنہ خمونږہ پہ دے زور حکومت کنیں بالکل دا سوچ نہ دے شوے خو تالان شکل شوے دے او مونږ بہ حیران وو چہ خدایا، دا خو خمونږہ وطن دے، دا شخہ کوی دوی؟ خو اوس مونږ لہ داپکار دی چہ پہ دے بجت کنیں دا بجت چہ شوے دے، دا مونږ لہ یوہ ڊیرہ د خوشحالتی خبرہ دے۔

خمونږ غريب ملك دے، غريب دومره نه وو خو غريب شو، مونږ له گزاره پکارده۔ د قوم د خزانے چه يوه پيسه بے خايه لگي نو چه خمونږ په زړه درد كيدل پكاردي، مونږ ته شرم پكار دے يعنې مونږ له دا عقيدې پكارده چه خمونږ د جيب نه د يو لاکه روپۍ ضائع شي خو چه د قوم يوه پيسه ضائع نشي ولے چه مونږ د قوم ذمه واريو، په مونږه نه يقين كړے دے۔ مونږه چه دلته كښې ناست يو دا ټول صوبه سرحد خونې كړي دي او دا نې يقين به وي چه دوي به زمونږ دے صوبے د پاره غه خدمت او كړي۔ نو مونږ له دا پكار دي چه مونږه په دے سوچ او كړو چه د دے حكومت، د دے قوم د خزانے ته دا پيسه په ټيټيك طريقه، په غلطه طريقه نه، په زور زياتي نه، په ټيټيك طريقه څنگه راتلله شي۔ خمونږ پيداوار څنگه زياتے دے شي؟ زمونږ دا غرونه ډك دي، د خدانے فضل دے كه مونږ په دے سوچ او كړو او ټولو ممبرانو ته دا وایم كه په دے سوچ او كړني چه خمونږه معدنيات ډير زيات دي، مالگه شوه ستاسو په جنوبي اضلاع كښې، مرمرو دي په ملاكنډ ډويژن كښې، سره زره رڅه شته دے، معدنيات په دے كښې زمره دي، د زمره په يو كان كښې كار كيږي او دوه كانونه هسے پراته دي، پكار ده چه په دے ټينډر اوشي او كه فرض كړه څخكال په درے كروړه دغه دوه كانه لار شي نو كال له به هغه په شپږ څي، بل له به په دولس څي۔ بله خبره د دے مرمرو دغه چه دي، دا ډير وسيع يعنې دغه دي خو خمونږه يوه طريقه ده پخوانتي طريقه چه ده، دانگريزانو د زمانے چه هغه څه پنځه سوه ايكره ----

(قطع كلام)

پښتانه سپيکړ: دامهرباني اوکړني چه څه وخت يو ممبر صاحب Speech کوي نو دا ممبران صاحبان په مينځ کښې مه اودريږئ۔ بالکل دا Practice چه دے،

Please discard this practice

سید محمد علی شاہ باچا: خما خود تولو ممبرانو نہ دا توقع دہ چہ مونڑہ چہ پہ دے باندے ہر یو لہ دا کوشش پکار دے چہ کوشش اوکری چہ خپلہ علاقہ کنس غہ وی داسے چہ ہغہ رامخکین کری ہغہ خپلو خپلو محکو تہ او منسترانو سرہ رابطہ اوساتی او ہغوی نہ غہ فائدہ واخلی نوزہ دا وایم جی دا یوہ خبرہ چہ دا دے مرمر وکانونہ چہ دی دا پنخہ پنخہ سوہ ایکرہ یو یوکس لیز کری دی او د شلو کالو نہ او دیرشو کالو نہ ہغوی سرہ دی۔ پہ ہغہ پنخہ سوہ ایکرہ کنس خو سل کسان کار کولے شی۔ پکار دہ چہ دے پالیسی بدلہ کری چہ کومہ کنس دغہ لیز چہ چا کرے وی او ہغہ کار نہ وی کرے پہ لس کالہ کنس، پہ شل کالہ کنس، پکار دہ چہ د ہغوی نہ ہغہ واخلتے شی او بل لہ نے ورکری چہ خمونڑ خلق بتول بے روزگارہ ناست دی، چہ روزگار زیات شی، د حکومت آمدن زیات شی او دے خلقوتہ ہم پیسہ زیاتہ راشی نو پہ دے باندے زہ دا تجویز پیش کوم۔ دا خمونڑ د آمدن یوہ غتہ ذریعہ دہ چہ پہ دے باندے دغہ اوشی۔
شکریہ جی۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! وزیرانو ہیخ نویتس وانغتو او باچا لا لا د حکومت نہ دیرے بنہ بنہ مطالبے اوکریے۔ پکار دہ چہ دوی دا نوٹ کرے
وے۔

Mr. Speaker: Mr. Walter Masih, please.

جناب والٹر مسیح: محترم جناب سپیکر صاحب! آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہمیں وقت دیا جناب سپیکر صاحب، نجم الدین صاحب بہت زور لگا رہے ہیں کہ ضمنی بجٹ پر بحث نہیں ہو رہی۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ یہ پرانے ممبران ہیں، تجربہ کار ہیں، نگر

روپے کے اخراجات ہوتے ہیں۔ (تالیاں)

میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگ کیا اس وقت سونے ہوئے تھے؟ یہ اپنے چیف منسٹرہ سے بات نہیں کر سکتے تھے کہ یہاں پہ کروڑوں روپے ضائع ہو رہے ہیں۔ قسم قسم انٹرنیشنل، قسم قسم کی لائیں لگ رہی ہیں اور وہ پیسے جو ہیں، ہم اپنے غریب عوام لے لے، ان کی ڈیولپمنٹ کے لئے، ان کی سڑکوں کے لئے، ان کے اور مسائل کے لئے، پیسے خرچ کر سکتے تھے کارپوریشن کے ذریعے، لوکل کونسل کے ذریعے، میونسپل کمیٹی کے ذریعے، ٹاؤن کمیٹی کے ذریعے لیکن اس وقت ان پر نشہ سوار تھا، ان کو کچھ دکھائی نہیں تھا۔ (تالیاں)

میں بڑے افسوس سے کہتا ہوں کہ یہ لوگ الزام برائے الزام میں مصروف ہیں اور میرے طور پر اس بجٹ کی حمایت کرتا ہوں کہ اس مشکل وقت میں جب کہ خزانہ خالی ہے، لوگ بنا سکتے ہیں کہ اگر حکومت کہتی ہے کہ خزانہ خالی ہے، تو یہ وہ نگر تو بنائیں میں اتنا پیسہ ہم نے چھوڑا ہے اور جب یہاں پہ باتیں ہو رہی ہیں سیٹیں بیچنے کی، کیا کچ ہے، اس فلور پہ کوئی آدمی بھی جھوٹ نہیں بول سکتا کیونکہ یہاں پر جو بات بجانے آن ریکارڈ ہوتی ہے، اس سے ممبر منکر نہیں ہو سکتا لہذا میں اپنے ان بھائیوں سے کہتا ہوں کہ آپ بجانے لوگوں کا اور اپنا ٹائم ضائع کرنے کے اس قسم کی تقریریں کریں، ایسی پلاننگ دیں کہ صوبہ سرحد یا پاکستان جو ہے، وہ ترقی پذیر ہو تاکہ اس ہماری آنکھیں جو ہیں، وہ انشاء اللہ اونچی ہوں اور انشاء اللہ اس دور میں پاکستان کی ہے، انشاء اللہ تعالیٰ خدا کی مہربانی سے آگے بڑھے گی اور ہمارے جیسے ممبران جو مثبت قسم کی پلاننگ دیں گے تاکہ اس ملک پر اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے اور اس ملک سایہ قائم رکھے۔ شکریہ سپیکر صاحب۔ (تالیاں)

جناب پیر محمد خان : جناب سپیکر صاحب! ہفتہ بلہ ورخ دیرہ اہمہ

پاتے شوے دہ - ہفہ د لوڈشپنگ پہ بارہ کنہں فرید طوفان صاحب وے چہ زہ بہ د
ہفے جواب در کرم -

جناب نجم الدین : جناب سپیکر صاحب ! خما عرض دا دے دے حکومت تہ چہ د
اقلیتونو وزیر نن نشتہ دے او دا خمونہ مشر چہ کوم دے، صاحب ڊیر بنہ
تقریر او کړو، دا تاسو تہ جی خمونہ سفارش دے چہ -----

جناب والٹر سراج : خیر ہے ہم کام کرنے والے ہیں، ہم ورک کرنے والے ہیں،
ہمیں وزارتوں کی لالچ نہیں ہے وہ وقت گزر گیا جب ترسی کا ہاؤس تھا اور پچاس وزیر تھے
ایجوکیشن کے تین تین منسٹر تھے۔ اس وقت یہ اندھے تھے، سکول خالی پڑے ہیں،
گھر بے بنے ہوئے ہیں۔ کیا کر رہے ہیں یہ لوگ ہمارے لئے اور اپنے صوبے کے لئے؟
جناب سپیکر : مسٹر محمد ظاہر شاہ خان پلیز -

وزیر خوراک و بلدیات : جناب سپیکر صاحب ! نجم الدین ڊیا د دے سفارش
او کړی - (تقتے)

جناب سپیکر : جناب ظاہر شاہ خان -

جناب ظاہر شاہ خان : جناب سپیکر صاحب ! زہ ستاسو ڊیرہ شکر یہ ادا کوم چہ
مالہ تاسو د اظہار خیال موقع راکړہ - زہ دے بتول ہاؤس تہ مبارک باد ورکوم
چہ ہغوی خگنے بجت متفقہ طور بلکہ اکثریت سرہ پاس کړو - دا خگنے
بجت چہ کوم وو نو زہ خو بہ ورتہ د اپوزیشن بجت او وایم چہ پہ دے
خگنی بجت کنہں خو چہ خہ ترقیاتی کارونہ دی یا کہ سکیمونہ دی خو ہغہ
سکیمونہ دی چہ پنخوانی د دوی حکومت منظور کړی وو او خمونہ دے
حکومت ورلہ پیسے ورکړے نو دا خگنے بجت خو د دوی دے - زہ پہ دوی
بانڈے تنقید ہم نہ کوم خکہ چہ نجم الدین خان ما تہ ڊیر برنڈ برنڈ گوری او د

ده حالات هم ډير زيات کمزورۍ دي، ډير زيات خراب دي. دوی چه د قوم سره څه کړی وو نو قوم د دوی سره د دوی هغه حساب کتاب کړی دے او نن د درے اتيا په اسمبلنی کښ دوی مغلور کسان دي او دے وخت کښ د یتیمانانو په شان دوه کسان ناست دي. دده حالات ډير زيات قابل رحم دے.

(تالیان)

زه پکښی صرف د خپلے علاقے د ضمنی الیکشن خبره به اوکړم. ما هم یو ضمنی الیکشن د پیپلز پارټی په دور کښ د پیپلز پارټی خلاف لږ او کړی وو جی. په دغه الیکشن کښ، احمد حسن خان خما په خیال دے پکښی هم انچارج وو او د وزیرانو یو لښکر په بشام کښ ډیره وو جی، په الپورټی کښ. دیارلس بلډوزرے جی خما په کلی کښ "میره" ورته وانی جی په بشام کښ، دوی اودرولے وے او روزانه به دوی صرف ستارت کولے او په دے خوړونو به نے په یو تنگی کښ ښکته او بره اوړلے چه مونږ تاسو ته روډونه جوړوو. درے بلډوزرے اوس هم هلته کښ په غرونو کښ ولاړے دی او خلق نے دغه کوی څکه چه دوی کله الیکشن اوکړو نو هغه کارونه نے پریخودل. زه ریکوسټ کوم چه هغه خپلے بلډوزرے د راولی څکه چه هغه خلقو دغه کړی دی نو دا هم د دوی د کارکردگتی یو مثال دے جی. بله خبره دا ده چه په سونو او په زرگاډو پلونه دوی هلته کښ غورزولی دی. ما مخکښ یو Question کړے وو خو ما ته واپس جواب راکړے شو چه دا درولز ریکولیشنر په قاعده کښ نه راخی. په زرگونو پلونه هلته کښ، خمونږ په علاقه کښ پراته دی او خلقو ته نه لگی او نه واپس کیږی. دغسے په درختونو ټرانسفارمرے دی او په یو ورځ باندے دیارلس د ټیلیفون ایکسچیجونه خما علاقے ته تلی دی

او ہفہ ایکسچینجیونہ نے نہ دی لگولی او د ہفے نہ پس دوه دغہ او شو او ہسے پراتہ دی۔ ددے نہ علاوہ داوبو سکیمونو پانپونہ پہ لکھونو فیتہ اوس ہم ہلتہ کین خلتو سرہ دی۔ یو طرفتہ نے خلتو لہ ورکری دی او بل طرف تہ ہغوی تلے دی او پہ بازارونو کینخرخ شوے دی۔ نوزہ ستاسو پہ وساطت سرہ دے حکومت نہ دا مطالبہ کوم چہ ددے پانپونو، ددے تیلیفون دا ایکسچینجیونو او د بجلنی ددے ستنو او دبلدوزرو د اخراجاتو د تحقیقات اوکریے شی If they are guilty, Sir نود دوی خلاف د ریفرنسز احتساب کمیشن تہ اولیرلے شی او کوم پانپونہ چہ پت شوے دی، خمونر د قوم او د خلتو پہ نوم باندے تلی دی نو ہغہ دد خلتو نہ وصول کریے شی او پہ علاقہ کین د استعمال کریے شی۔ ددے نہ علاوہ د الیکشن نہ روستو د دوی دا کارکردگی وہ چہ ددے خاتے نہ بہ سانیکلے لاریے او ورسرہ دا دسلانی مشینان۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب احمد حسن خان: سپیکر صاحب! زہ د ظاہر شاہ خان پہ خدمت کین دا عرض کوم چہ خمونر د حکومت د ترقیاتی کارونامو صفتونہ د پریریدی، خیلے حلقے لہ د راشی خککہ چہ بار بار ورتہ تہ گھری تنگوے نمبر ایک۔ بلہدا چہ د جمعے پہ ورخ چھتی دولس بجے کیدونکے دہ، ہغہ اہم آنتم ہم پاتے دے جناب سپیکر، خما صرف درخواست دے، نور ترے ویریریم، ہسے نہ چہ داسے جواب راکری چہ بیادناستے قابل نہ یم۔

جناب ظاہر شاہ خان: زہ د احمد حسن خان دیرہ شکریہ ادا کوم خو زہ ہغہ خبرے کوم چہ کوم خما پہ حلقہ کین دا غیزونہ پراتہ دی، دا مشینونہ او دا سانیکلے خما پہ علاقہ کین دوی راوپی دی او خرخولے بہ نے خو دلته دی سی آر در اوکرو، دی سی تہ مونر نشاندهی اوکریے نو ہغہ آدر اوکرو چہ ددے

مونرہ تہ دغہ او بنائینی نو فوراً دوی داسے خلتو لہ ورکری دی چہ نہ مستحق دی بلکہ مالدار او خپلو کاردارانو لہ نے ورکری دی۔ ددے د انکو اتری اوکری شی او دوی نہ ددا پیسے واپس کرے شی۔ ددے نہ علاوہ پیپلز پارٹینی پہ دے خپل حکومت کنیں یو ظلم کرے دے، دے بتول قوم سرہ نے ظلم کرے دے۔ دوی خمونرہ د بجلی دا یونٹے خرچے کری دی، لکہ گڈو تھرمل پاورسٹیشن اوس بینظیر حکومت پہ امریکنیانو باندے دا تھرمل پاورسٹیشن خرچ کرے دی او معاہدہ نے دا کرے دہ چہ ہفہ بجلی چہ کومہ مونرہ پہ امریکنیانو باندے خرچہ کرے دہ ہفہ بہ مونرہ 7 روپی یونٹ واپس د امریکنیانو نہ اخلو او Payment بہ ورتہ ہم دیلی کیری۔ As per my information, Sir نو چہ کوم دا قومی جرانم شوے دی جی، ددے زہ ستاسو پہ Through باندے سفارش کوم، زہ ریکوسٹ کوم چہ ددے انکو اتری د اوشی او چہ کوم پہ دے قومی دغہ دی، دا دغہ دی کہ احمد حسن خان دے کہ ہفہ نجم الدین خان دے کہ بے نظیرہ دہ او کہ زرداری دے، ہغوی سرہ د باقاعدہ ددے خبرے احتساب اوشی۔ ددے نہ علاوہ۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر، بتانم ستاسو دیر اوشو جی او وخت لہ دے۔ جناب طاؤس خان۔

جناب محمد طاؤس خان، بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! زہ ستا دیر شکر گزاریم۔ پورا ہاؤس تہ خما دا درخواست دے چہ یو بل باندے تنقید برائے تنقید دا غہ مناسب نہ دے، حزب اختلاف تہ دا ہم مناسب نہ دہ ہفہ خپل کار اوس دا حکومت باندے اروی نو دا دوی تہ خواہ مخواہ مناسب خبرہ نہ دہ۔ دوی ہفہ خپل گریوان تہ نہ گوری مخکنیں چہ غہ کارونہ کری دی ناجائزہ۔

(تالیاں)

ہفہ خپل گریبان تہ بہ پخپلہ گوری کنہ - جناب، پخپلہ پتہ راخی د شیشے پہ شان۔ لہذا دا پیر بنہ بجت پیش شوے دے، خمونہ د صوبہ سرحد پہ لیول باندے۔ دے کتیں مونہ تہ، ما ہفہ ورخے ہم دا ذکر کرے دے چہ مونہ او تاسو حلف اوچت کرے دے خود انصاف د پارہ، نو ستاسو وخت کتیں یو قسم ہفہ خپل میرت وو خو انشاء اللہ اوس مونہ چہ یو، نو ہفہ پہ صوبائی لیول باندے چہ کوم صحیح حقدار دے ہغوی باندے میرت بنودلے دے تاسو تہ پتہ دہ، واضح پتہ دہ نو ہفہ کتیں بیا تاسو تہ خبرہ کول مناسب نہ دی چہ ناجائز خبرہ کونی۔ البتہ زہ خپلے علاقے تہ لاپشہم نو ہفہ کتیں مخکین سابقہ کومکارونہ چہ دی، دہفہ حلقے کارونہ چہ دی نو ہفہ مخکینے کوم چہ دی، جناب ستا سو پہ وساطت باندے زہ عرض کوم چہ ہفہ کتیں کوم یو "سرا کوپت" یو چینل، یو نر دے ہفہ لہ لہ فنڈ کم وو، ہفہ لہ زیات پکار دے جناب۔ ہفہ وزیر صاحب شتہ، ما دہ مخامخ خکہ دے خبرے ذکر اوکرو، مخکین ہم ما دوی تہ وئیلی دی نور روہونہ دی جناب ہفہ روہ چہ دے نو ہفہ کتیں ہم فنڈ لہ کم دے نو ستاسو پہ وساطت باندے دا خبرہ زہ کول غواہم چہ ہفہ علاقہ ڈیرہ پسماندہ دہ حالانکہ ہفہ تاسو تہ ہم پتہ دہ، تمام مونہ تاسو تہ، اتفاق ہم دا دے چہ کومہ علاقہ کمزور دہ ہلتہ ہفہ تہ توجہ زیاتہ ورکول پکار دی۔ ہفہ باندے خواہ مخواہ ڈیرہ توجہ ورکول پکار دی۔ نو ہفہ اتفاق مونہ تاسو تہ لو او پورا ہاؤس تہ دا ریکویسٹ کوم چہ ہفہ کتیں لہ زیات کار کول پکار دی - خمونہ ضلع کوہستان چہ دہ نو ہفہ د Tourism قابلہ دہ مگر توجہ نہ دہ ورکے شوے۔ ما تاسو تہ مخکین ہم یو تقریر کتیں دا وئیلی دی چہ ہلتہ خنگلات دی۔ خنگلات

باندے پہ پابندی باندے مخہ فاندہ نشته چه دوی وانی چه خنگل بنددے، هغه نه بندیری - په یو طریقہ باندے بندول دی - مخنگه بندول دی چه د غورزولو دی هغه د غورزوی جی مخه چه په هغه کنس، حکومت که هغه کنس اتفاقاً مخه کار مناسب چه کنری هغوی چه کوم غورزول غواری، هغه د غورزوی اوکوم چه پاتے دی، د هغه د حفاظت اوشی - لہذا د حکومت خزانے ته هم دے کنس فاندہ ده او هغه عوامو ته هم فاندہ ده - هغه Tourism د پارہ ما تاسو ته مخکنس هم ونیلی دی او اوس هم دغه دے چه خمونږ علاقه "چهور او "سپت ویلی" نا علاقے چه کوم دی، تاسو لار شئی پخپله به درته پته اولگی - دے محکو ته تاسو هدایت اوکرنی چه دا اوکری نو خلقو ته به فاندہ اوشی - هغه نور بجلی گهرونه چه دی نو هغه اوبه خو کوهستان کنس ډیره زیاتے دی نو د هغه نه تاسو فاندہ واخلتی - د هغه نه فاندہ واخلتی - هغه کنس د ټول پاکستان د پارہ فاندہ ده، ټول پاکستان ته فاندہ ده، دمعدنیاتونه ټول پاکستان ته فاندہ ده، ضلع کوهستان ته ترے اتفاقاً فاندہ راخی - لہذا زه ډیر شکر گزاریم ستاسو حالانکه داخله کوهستان چه ده نو دا ډیره پسماندہ ده هغه ته لږه توجه ورکرنی جی - السلام علیکم جناب -

جناب سپیکر: مسٹر قیوس خان پلیر - قیوس خان - عبد السبحان خان -

جناب عبد السبحان خان: اعوذ بالله من الشیطن الرجیم - بسم الله الرحمن الرحیم - قابل احترام سپیکر صاحب! مشکور ہوں جی کہ آپ نے مجھے ناظم دیا اور میں آپ کی فیاضی اور سخاوت Generosity جو آپ نے سب اس طرف بچاؤ کی تھی، ہمیں گلے بھی تھے، شکوے بھی تھے لیکن کل جب ہمارے بھائی روٹھ گئے اور پھر واپس آ کر حکومت عوامی نیشنل پارٹی اور مسلم لیگ کی مخلوط حکومت کے پیش کردہ بجٹ جو سردار مستاب

عباسی صاحب نے پیش کیا تھا ' پر مہر ثبت کر کے مان لیا کہ موجودہ حکومت ان مسائل سے نبرد آزما ہے ' انشاء اللہ اس پر قابو پائے گی۔ میں سپیکر صاحب ' ایک ریکویسٹ کرتا ہوں اور وہ میرے خیال میں آپ قبول فرمائیں گے کہ ٹائم اگر مجھے پتہ چل جائے کہ آپ کتنا عنایت فرمائیں گے؟

جناب سپیکر : پانچ منٹ۔

جناب عبد السبحان خان : سر پانچ منٹ میں بہت کٹ چھانٹ کر بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر : Ten minuts for you only کیونکہ آپ کا گھنٹہ بہت زیادہ ہے۔

جناب عبد السبحان خان : تھینک یو سر۔ زہ شکر یہ ادا کوم سر، پہ دے شعر باندے،

چہ زہ محبت دھر زرگی معراج گنیم

زہ پہ خوبہ خبرہ ہم خپلہ خوانی ورکوم

(تالیاں)

میں اپنے وزیر اعلیٰ سردار متاب عباسی صاحب کا ٹیم جون 1997 کے بجٹ پر کی گئی۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر : دے سرہ یو د اردو شعر ہم اوواہ کنہ۔ شعر خو دیر خاںستہ د

پہستو وی خوشروع دپہ اردو کنب کر و نو د اردو یو مزیدار شعر اوواہ۔

جناب عبد السبحان خان : راجم سر۔

جناب سپیکر : چہ بیلنس برابر شی۔

جناب عبد السبحان خان : ہغہ زہ بہ د دے خپلو رونو متعلق دومرہ قدرے

اوواہم چہ،

کہ اتنا بڑھا پایا ہے کہ دامن حقیقت

دامن تو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

سر، زہ د خپل وزیر اعلیٰ صاحب د 1985ء د یو تقریر حوالہ ورکوم چه بجت کسبن نے په هغه ټانم کسبن په یکم جون باندے کرے وو۔ هغه هغه ټانم کینے درے مقاصد مخکسین کرے وو۔ نمبر ایک که ہم کہاں کھڑے ہیں؛ نمبر دو، ہماری منزل کیا ہے؛ نمبر تین، ہم نے کونسا راسته اختیار کرنا ہے؛ جناب والا حکومت هم دغه درے مقاصد راغستے دی او د هغه په رنرا کسبن نے موجوده بجت چه هغه ته زه فاضل بجت، عوامی او فلاحی بجت ورته وایم او بیا دا ضمنی بجت چه په رومبئی خل باندے __ نو سپیکر صاحب، ضروری کنرم چه د دے، هلته ستاسو ټانم هم کم دے چه د تیرو یو غو بجتونو حواله ورکرم چه د 1996-97 بجت چه کوم د سمعزز ایوان منظور کرے وو سر، د هغه 26800 million روپے او بیا دا د دے موجوده د مهتاب عباسی صاحب او د هغه د تیم برکت دے چه په هغه کسبن همیشه بجت، جاریه بجت چه کوم و او چه په هغه کله ضمنی بجت پیش کیری نو هغه کسبن اخراجاتو کسبن اضافہ کیری خو دا په رومبئی خل باندے په تاریخ کسبن دا ضمنی بجت دے چه په اخراجاتو او دا څنگه په بجت کسبن په جاریه بجت کسبن هغوی چه کوم په دے تیرو حکومتونو چه په هغه کسبن به د Non developmental side زیات خرچ وو او په هغه کسبن به په اوږو نه په بونږو زیات خرچ وو نو دا په رومبئی خل باندے په دے کسبن تقریباً چه څنگه افتحار خان مہمند صاحب او وئیل چه 1062 ملین روپے په دے کسبن کسے راغله دی۔ زه پکار خو دا ده چه زور وزیر خزانہ صاحب، محسن صاحب ناست وے چه د هغه د یو ضمنی بجت د 1991-92 والا مے ورله ورکړے وے چه هغه 12732262 ملین روپے وے جی او بیا په ضمنی بجت کسبن په هغه کسبن اضافہ راغله 12737337 روپے، په هغه کسبن هغه ټانم کسبن جی 75 هزار ملین

روپے اضافہ شوء وه۔ د تير د پيپلز پارٽي په حكومت كښ په 1994-95 كښ
 جى هغه Figures خو به پورا نه وایم خو چه كومه اضافہ شوء وه هغه به
 او وایم په هغه كښ 214657 ملین اضافہ شوء وه۔ دهغه نه مخكښ په 1994-95
 ، كښ جى د اخراجاتو تخمینہ 19189881 ملین روپے لكیدلے وه چه په
 Revised budget كښ هغه 1944508 ملین روپے بیا ایخودے شوء وه ۔ دا
 رومبڼے بچت دے چه په دے كښ دهغه ناعاقبت اندیشی چه كوم تير حكومت
 كړے وه چه كوم گند نه دلته پریځے وو ، په هغه باندے د كنټرول دپاره ، خكه
 كه زه جاريه بچت له راخم نو چه څنگه د وفاق د بچت په رنرا كښ په صوبانی
 بچت باندے بحث كیری یا دهغه په رنرا كښ پیش كیری نوزه هم په هغه طرف
 راخم او دهغه رونیرو متعلق څه دوه څلور خبرے كوم نو دهغوی نه په ډیر
 معذرت سره دا وایم چه دوی رومبے الزام لگولے وو چه د اوړو بحران
 موجوده حكومت ته پیش وو ۔ جناب سپیکر صاحب ، قرآن شریف خمونږ د
 پاره Complete code of life ، مکمل ضابطه حیات دے۔ هغه كښ د یوسف
 علیه السلام كوم ذکر شوء دے ، جیل كښ یو كس خوب لیدلے وو او هغه د
 خوب تعبیر یوسف علیه السلام او ویستو او بیا كله هغه درباری هغه دربار ته
 او رسیدو دهغه خوب په برکت باندے او هغه بادشاه خوب اولیدو او هغه ورته
 د یوسف علیه السلام حواله وركړه چه اووه غواكانه څرپے ، اووه ټپے ، اووه
 د څښمو مضبوط یا څاربه خوشے یا وړگی او اووه ټپ ، دهغه ورله یوسف
 علیه السلام دا معنی وركړه چه رومبڼی اووه كاله به آبادی راځی ، بیا به
 ورپے اووه كاله قحط سالی راځی۔ یوسف علیه السلام نے د خان سره وزیر
 اعظم واغستو سر ، دا دهغه دور اندیشی خبره وه چه هغوی د پاره نه ستیاك

جمع کرو، دا اووہ کالو د پارہ، قحط سالی چہ راغلہ نو پہ ملک کنیں قحط سالی نہ وہ۔ کہ چرے خمونز پہ قرآن پاک باندے یقین وی نو ددے توله ذمہ داری پہ تیر حکومت باندے دہ چہ ہغوی ستاک نہ وو جمع کرے۔ (تالیں)

او ہغہ گند دلته پاتے شو جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر : دا تاسو چہ غوک منسٹر صاحب اغستے دے ہم پہ ہغہ تحویل کنیں خوبہ ہم چرتہ نہ وی اغستے۔ دے ہم جو رہے بچ شو جی۔

جناب سپیکر : دا تاسو چہ غوک منسٹر صاحب اغستے دے ہم پہ ہغہ تحویل کنیں خوبہ ہم چرتہ نہ وی اغستے۔ دے ہم جو رہے بچ شو جی۔

جناب عبد السبحان خان : جناب والا، بل گزارش زہ کوم جی چہ کلہ نواز شریف اعلان اوکرو، ہغہ نواز شریف چہ پہ دے بنچونو نہ ہم دے نہ ٹھکرانکارنشی کولے چہ پہ 1991ء کنیں ہغہ این ایف سی ایوارڈ چہ خان عبد الولی خان او د ہغہ پارٹینی دے صوبے د حقوقو د پارہ بہ جنٹک کوو او ہغہ پہ 1991ء کنیں ہغوی دے صوبے لہ ایوارڈ ورکرو نو د ہغے وخت نہ د نواز شریف پہ قیادت کنیں د عوامی نیشنل پارٹینی رہبر بیگم ولی خان مونز سرہ وہ۔ مونز او ہغوی د یوکشتتی سوارہ یو۔ خو دے طرف تہ زہ دا خیلہ کامیابی د دے مخلوط حکومت او د سردار مہتاب احمد خان عباسی صاحب دا کامیابی گنرم چہ ددے ہم بے نظیر ہیرہ کرے دہ، بی بی بے نظیر او چہ کومہ خبرہ کوی نو وانی بی بی بیگم ولی خان۔ دا خمونزہ ددے تریژری بنچز کامیابی دہ جناب والا۔۔۔

(تالیں)

دا د ہغہ پالیسو نتیجہ دہ۔ جناب والا، بل طرف تہ دوی د Law and order situation حوالہ ورکوی۔ د یو معمولی واقعے خما رورخما پہ خیال باندے۔

شعیب خان د باجور، د بونیر، د سوات د ہفہ د محمد رسول اللہ د ہفہ متوالو، د نفاذ شریعت د پروانو حوالہ ورکرہ چہ د تیر حکومت لاسونہ د ہغوی د وینو نہ سرہ وو او جناب والا، د ہفہ کراچنی متعلق ذکر کہ زہ اونکریم نو زیاتے بہ وی چہ د ہفہ متعلق ہارون الرشید پہ زمانہ کسں ابو الہیثم نامی یو ادیب لیکنی د ہفہ پہ دربار کسں ہفہ وائی "چہ خمونز پہ بنار باران وریری نو ہلتہ ملغلرے وریری" د ہفہ ہرہ کوغہ، د ہفہ ہر دیوال پہ وینو باندے د تیر حکومت د پالیسو نہ رنگ بیکہ او ہلتہ خونیندو، مانیندو جولنی خورولے، د دے د پارہ نہ چہ خپل بچو د پارہ لہ پرے غہ داسے سامان واخلی، خپل بچو لہ پرے علاج اوکری، د دے د پارہ ہم نہ، چہ خپل بچو د پارہ پرے کتابونہ واخلی، د دے د پارہ چہ د ہغوی خلاف کم جعلی غلط کیسونہ جو رشوے دی چہ ہفہ نہ نے خلاص کری۔ دا د ہفہ حکومت د پالیسو نتیجہ وہ۔ جناب والا، خما رور پہ ضمنی انتخاباتو کسں، خما قابل احترام رور الزام لگولے وو، زہ ضروری گنرم چہ د ہفہ تردید اوکرم۔ د سوات پہ الیکشن کسں او خاص کر د مردان پہ 19 او پہ 20 کسں ہفہ دوہ رو نرود دوو پارٹیو یو باعزتہ Accord دلاندے چہ پہ ہفہ کسں ما نہ پہ مقابلہ کسں دعوامی نیشنل پارٹی امیدوار وو او خما رور کہ د مسلم لیگ امیدوار وو یو پارٹی پہ ہفہ کسں مداخلت نہ شو کولے، یو وزیر نہ شو تله خودا ہم پہ میاں نواز شریف باندے اعتماد وو او کہ دوی غہ قسم ثبت لکہ د دوی پہ ضمنی انتخاباتو کسں پیش شوے وی نو مونرہ ذمہ دار خود سوات پہ الیکشن کسں کہ دوی د او روبران ہم پیدا کرو پہ دے وجہ باندے "وطن سنوارو اور قرضہ اتارو" د ہفہ بیوروکریٹو، ہفہ سازشیانو د دے چہ د ہفہ دیر Response اوشو، بودئی گانو پکسں خپل ہفہ جمع پونجی راورہ نو د ہفہ خلاف د او رو

سازش اوشو، نو په سوات کښ بيا په ضمنی انتحاباتو کښه کامیابی دنوا شریف په ولوله انگیز قیادت باندے د اعتماد اظهار دے۔ د حقیقت نه څوک انکار نه شی کولے۔ جناب والا-----

جناب سپیکر: د لس منټونو د تیانم زیات شو۔

جناب عبد السبحان خان: ما جی پینځه منټه اغستے دی۔ سر، مخامخ گهرنی کښ پینځه منټه دی۔ زه به مختصر کړم او زه یو څو تجاویز پیش کړم۔
آوازیں: بس جی یو شعر او وائے۔

جناب عبد السبحان خان: شعر خو به دا او وایم۔ خمونږ روږه چه کوم نن هغه خپل حالات د خپل بنچونو نه بیانوی نو چه د هغوی په وخت کښ په کراچی کښ د مرتضی بهټو چه هغه د مرحوم ذوالفقار علی بهټو خونے وو، د هغه تیر حکومت د غلط پالیسو د Law and order situation د لاس نه د هغه قتل اوشو او په هغه باندے نن دوی د مگر مچھ اوښکے تویه وی نوزه به داشعر او وایم چه :

کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ

ہائے اس زود پشیمان کا پشیمان ہونا

نو دے الفاظو سره جی په مونږه باندے چه کوم تنقید کوی خودا یو حقیقت دے چه ضمنی بجت هم او د هغه نه مخکښ چه کوم فاضل بجت سردار مہتاب عباسی صاحب پیش کړے دے، دوی پخپله په هغه باندے گوته اولکوله۔ خما خپل دا خیال وو چه دا یاران به نه راخی خودوی ددے خبرے شکر یه ادا کړه چه د دوی 1104 On going schemes ته کوم فنډ ورکړے شوے دے نو دا په ورومبی خل باندے د تعصب په چشمو کښ نه دی کتلے شوی۔ دا ډیر د

رورولنی پہ ماحول کسب دا بچت جو رشوے دے، گنی نوے پکنس صرف 404 سکیمونہ دی نوزہ وایم چه تاسو د سردار مہتاب عباسی او د هغه د تیم شکر یہ ادا کونی او مونر چه پالیسی پہ میرت کرے ده، زه مثال رکوم، د دوی پہ وخت کسب یو استاد بھرتی شوے وو او دانگریزی پہ کتاب کسب چه کوم درائنک وی، هغه کتاب کسب نے مخامخ هغه شکل هم ورکړے وی، نو یو استاد د دوی پہ وخت کسب بھرتی شوے وو، زه نوم نه اخلم چه خما په حلقه کسب وو چه چا بھرتی کرے وو خو جناب دغه استاد چه خپل شاگرد ته سبق اوبنایو نو هغه مخکسب نے ورته لیکلی وو چه Vase، معنی، چلم، چه هغه کورته راغلو نو خما هغه دوست چه دے هغه قابل دے، هغه ورته اووے چه بیچے، Vase، معنی گلدان دے نو هغه اووے چه ما ته استاد جی ونیلے دی او استاد کله غلطیدے شی؟ ونیل چه استاد ستامتحان کوو۔ نو چه دے سجر لارو نو استاد ته نے اوے چه ما باندے امتحان مه کوه، Vase، معنی گلدان دے، Vase، معنی چلم نه دے نو هغه ورته اوونیل چه شاباش بیچے دغے کورتیاری کوه بیا ما ته اول اوره وه۔ نو دا دوی د هغه استاذانو وو، دا دوی دا بھرتی وه۔ نن حکومت په میرت باندے یو پروگرام شروع کرے دے او مونر ته تکلیف دے او مونر نه خلق توقعات ساتی خو امید دے چه انشاء الله کال تیریری نو په دے باندے به قابو وی او دا یو بته پالیسی ده۔ زه جی یو درے تجاویز پیش کوم۔ نمبر ایک دا جی د حکومت دا اعداد و شمار مطابق د قومی بینکونو نه بعضے خلقو 60 ارب روپے و ویستلے وے قرضه چه په هغه باندے 40 ارب روپے Mark up وو۔ هغه حکومت په هغه باندے یو پیکج پیش کرو چه دا ووه کالو نه زیات قرضه کوم وی په هغه باندے به % mark up د جیل او د قانون نه د بچکیدو د پارہ۔ سر، په دے کسب یو

گزارش دے او خما په خیال باندے به داد هافس بتول ممبران خما سره متفق وی چه هافس بلدینگ کارپوریشن نه چه کوم خلق قرضه اخلی نو هغه یا سرکاری ملازم وی یا عام کاشتکار وی هغه لاکه، دیره لاکه روپئ قرضه اخلی که دغه شان یو پیکج چه ددے هافس نهمه تاسو بیا په ریزولوشن باندے واینی یا نه په خپل منیس کنی راوئلی چه. داسے هم یو حکومت، مرکزی حکومت نه یو خواست اوئی چه هغوی یو داسے پیکج هم پیش کری چه دغه د هافس بلدینگ کوم دیفالتردی نو هغه پیسے به هم وصول شی چه دا غنکه پیکج چه دے کنی بعضو خلقو ته، دیر غیر غیر ته هم فائده رسی نو دے کنی به غریبانو ته فائده اورسی۔ دریم خبره جی، خما دریم تجویز دے چه ددے نه غوک انکارنشی کولے جیچه بلدیاتی ادارے په ملک کنی یو اهم رول Play کوی او غنکه فیدرل گورنمنٹ دے پراونشل گورنمنٹ دے دغه شانته لوکل گورنمنٹ دے خو منل نه نشته او په 1991 کنی چه کله دغه ادارے ختمے شوے دی نو تیر حکومت صرف د خپل ایم پی ایز د Compensation په هغه ادارو د قبضے د پاره الیکشن نه دے کرے نوزه تجویز پیش کوم چه په مناسب وخت باندے د لوکل باڈیز انتخابات اوئی۔ طوفان صاحب به نه شاید اوری - بل یو تجویز دے خما چه د تیر حکومت د سکول په ماشومانو باندے تیکس لگولے وو۔ گوچه به موقعه به وی خوزه خپله خبره خکه کوم چه حکومت شاید په دے وجه باندے هغه نه وی معاف کرے چه د دغه روترو کومه سرمایه د بد دعا ده چه په تیر 50 کالو کنی ورته نه ده ملاق شوے چه غومره د دغه خلقو نه ملاوده ورته، د هغوی په هغه سرمایه کنی د کمے اونشی هغه کسانو هغه افرادو کنی د کمے اونشی نو خما په خیال هغوی دغه پورا وه جی مونږ له هم د هغه ماشومانو دعاگانے او د هغوی

میندو خویندو دعاگانے اغستو د پاره په دے نظر ثانی پکار ده جی - بله خبره
ر --- (قطع کلامی)

ناب سپیکر : خما خیال دے بس ډیره کافی اوشوه - ډیره کافی شوه ، بل چاته هم
تم ورکوو د جمعے ورخ ده او د بجلنی والا خبره هم ده او چه نور غه
جويزونه هم وی - هغه په ایډجرمنټ موشن باندے پیش کری - دومره زیات ٹائم
نه اخلنی دے نورو له ما دوه دوه منته ورکړے دی - تاسو Rather
more than fifty minutes داغمتل

ناب عبد السبحان خان : زه ستاسو ډیر مشکوریم او یوخل بیا ستاسو د زړه د
خلاصه شکریه ادا کوم که ما ددے کاشتکارانو متعلق یو تجویز پیش کړے وو
و ډیر به بڼه وو خو تاسو وایئې چه بیا نه پیش کړئې خکه چه ټوبیکو سیس
نیں او روډ سیس کنیں جی ، که په دے کاشت کارانو ته نمائندگی ملاو شی ،
خما به دا گزارش وی خکه چه زه به نه په دے شعر باندے د کاشت کارانو متعلق
و وایم چه :

بار بڼانسته بڼانسته شاپونه دے کاشت کارته جوړ دی

او د صاحب او ږده او ږده جیبونه زمیندارته جوړ دی

او په دے آباد دی پتواری او تحصیلدار د وطن ماته ښکار دینے یه آسمان

بڼ زمینپسند ارک ووطن -

سلام علیکم -

Mr. Speaker: The last one. Mr. Sarangzeb Khan , absent

خما خیال دے د جمعے ورخ ده او د بجلنی په باره کنیں غه تحریک وو - تاسو
نجم الدین خان غه تحریک پیش کړے وو ؟ د بجلنی په باره کنیں تاسو خبره

کرے وہ، پوائنٹ آف آرڈر ہم کرے وو۔ نو منسٹر صاحب بہ جواب درکری۔ د
بتولو دایوہ مسئلہ ده۔

وزیر آبپاشی آبپوشی : جناب سپیکر صاحب دیرہ مہربانی - خنکہ چہ تاسو
اوفرمانیل چہ دا دبتولے صوبے مسئلہ نہ ده، دا دبتول پاکستان مسئلہ ده خوربتتیا
خبرہ ددے گرمی کنیں لوڈ شیڈنگ ہم اوشی او بیا تیوب ویل بغیر د بجلنی نہ
چلیبری او اوبہ ہم نہ وی او داسے گرمی وی او لوڈ شیڈنگ وی او پکی ہم نہ
وی او بجلنی ہم نہ وی او اوبہ ہم نہ وی نو دا بہ آخر خنکہ وخت تیریری؟ پہ
دے لپ کنیں چیف منسٹر صاحب خبرہ اوکرہ د فیڈرل گورنمنٹ سرہ خو دا
خبرہ دا ده چہ خمونر دا ورسک دیم چہ دے ددے دا پاور ہاؤس خراب شوے
وو پہ دے وجہ باندے خمونرہ پہ صوبہ کنیں تکلیف پیدا شو۔ خمونر دا خیال وو
چہ دا بہ 30 جون پورے انشاء اللہ تھیکشی خو واپیا والو دا نن او وئیل چہ
مونر بہ درے ہفتے نور پرے لگوو - At present حکومت تقریباً 680
میگاواٹہ بجلنی کمہ پیدا کوی پہ بتول پاکستان کنیں پہ دے وجہ دا Problem
create شوے دے خو بیا مونر ورتہ او وئیل چہ دا کوم پہ Irregular طریقے
سرہ، یو علاقے تہ پتہ ہم نہ وی او بجلنی بند شی نو دے باندے ہغہ حکومت
مونر سرہ دا لوظ اوکرو چہ مونر بہ ورخ دوہ کنیں پورا شیڈول ورکرو او
کوشش کوو چہ کم نہ کم لوڈ شیڈنگ اوشی او بد قسمتی دا ده چہ دا پاور ہاؤس
چہ خراب شوے دے نو دا خو بد قسمتی وہ چہ دے ورخو کنیں خراب شو او
خمونر د حکومت دا کوشش دے چہ دا لوڈ شیڈنگ ہم کم نہ کم اوشی او پورا پہ
شیڈول باندے د اوشی چہ خلقوتہ پتہ وی چہ فلائکی وخت کیری، چہ ہغہ
مخکنیں انتظامات اوکری - نو پہ دے وجہ زہ دوی تہ دا عرض کوم چہ حکومت

د خپل طرف نه مکمل طور باندے فیدرل حکومت سره Connection شته په دے لود شیدنگ باندے ډیر زیات مونږ ټول خفا یو او خمونږ د ټولو هم دغه دامستله ده۔ د اپوزیشن هم دا مسئله ده او Treasury benches ته مسئله ده خو حکومت کوشش کوی چه زرته زره حل شی۔ زه په دے وجه دا خواست کوم چه دا بدقسمتی ده، د دے حالاتو چه مونږ ته راپیښ دی نو په دے وجه مونږ معذرت هم کوو او کوشش هم کوو چه دا شه زرته زر حل شی۔

بشیر خان خبره اوکره، دغه کښ به غه شک نه وی ترغو پورے چه د Settled areas تعلق دے، هغه کښ کوم مسائل دی، هغه خو ستاسو مخے ته دی خو خما په دے وخت کښ د ملاکنډ ډویژن سره تعلق لرونکی غه دوستان ناست دی، غه بهر ته لارل خمونږ د ملاکنډ ډویژن سره یو خو دا د جناب سپیکر چه دلته کښ تاسو ته په دے گرمی کښ لود شیدنگ دے یا په Peak load hours کښ درته لود شیدنگ دے، خمونږ سره خو هډو د لود شیدنگ غه حساب کتاب نشته چه تاسو ته سرغومره لود شیدنگ کیږی مونږ ته دومره شاید چه بجلی نه راخی دهغه زه خصوصی دا درخواست کومه او دوی دا وائی چه په مردان کښ یو ټرانسفارمر overloaded دے کله وائی په چکدره کښ ټرانسفارمر Overloaded دے۔ بل جناب سپیکر لکه څنگه چه بهادر خان ماما خبره کړے وه د هغوی چه کومه خبره ده ټول میدان، ټول وارانې سب ډویژن، ټول ډیر ټول جنډول جناب سپیکر، دا مکمل، دے کښ خما په خپل خیال زیاته بجلی نه وی او کمه بجلی ده۔ دهغه مسئله د نورے صوبے نه په دے موجوده صورتحال کښ بدله ده دلته کښ خو یو اعادن لکه دلته نن نه لود شیدنگ یو فیصله اوشوه یا پرون نه اوشوه غه چه د گورنمنټ خبره ده په دے کښ کیږی، خمونږ خو هډو

د تپوس مخه دغه نشته دا په محکمین حکومت کښن هم مونږ دا خبره کړه ده او اوس هم دا خبره کوو چه ملاکنډ ډویژن سره د دوی دا رویه نه اختیاری او د کلونونه دا شه راروان دے دا خما خصوصی درخواست دے۔

وزیر آبپاشی و آبنوشی : جناب سپیکر صاحب ! زه احمد حسن خان صاحب ته دا تسلی ورکوم چه ملاکنډ ډویژن د پاره Specially مونږ به د Area chief سره خبره کوو او دا ناجاتز به ورسره نه کیږی او حق خودا دے جی چه پکار داده چه مونږ خو دریش سوه میگا واټه بجلی پیدا کوو۔ پکار خودا ده چه خمونږ صوبے ته هلو لوډ شپینگ اوشی مونږ خو use 600 کوو او دریش سوه پیدا کوو خودا ده چه مونږ ټول ملک سره تړلی یو ، په دے وجه باندے دا حالات پیدا شوی دی۔

حاجی محمد عدیل : جناب سپیکر ! میں مشکور ہوں۔ یہ جو لوڈ شیڈنگ ہو رہی ہے سارے صوبے میں 'پشاور میں بھی ہو رہی ہے' کوہاٹ روڈ اور آپ کے حلقے میں روزانہ روڈ بلاک ہو رہی ہیں۔ جناب سپیکر 'لوڈ شیڈنگ نہیں ہونی چاہیے اگر ہونی چاہیے تو لوڈ منیجمنٹ ہونا چاہیے کہ کتنے اوقات میں کس جگہ جگہ 'ہمارے سارے صوبے کا بجلی کا جو خرچہ ہے وہ لاہور شہر سے کم ہے۔ ہمارے 75 فیصد کارخانے بند ہیں۔ ہم بجلی خرچ ہی نہیں کر رہے ہیں۔ تو یہ تو بڑی ناانصافی ہے کہ سارے پاکستان میں پانی سے جو بجلی پیدا ہوتی ہے اس کا 70 فیصد ہم پیدا کر رہے ہیں اور ہمارے پورے صوبے میں لاہور جیسے شہر جتنی بجلی Consume ہو رہی ہے 'اتنی بجلی بھی نہیں دی جا رہی ہے۔ ہم نے ماضی میں بھی یہ کہا ہے اور آج بھی یہ کہتے ہیں کہ واپڈا میں ہمارا بہت بڑا شیئر ہے آمدن کا۔ ہمارا سارا جو بجٹ ہے 'وہ نٹ پرافٹ پر Base کرتا ہے اور بہت بڑا ٹکس ہے جی کہ واپڈا کا کوئی ڈائریکٹر اس صوبے کا نہیں ہے واپڈا کی منیجمنٹ میں ہمارا کوئی آدمی نہیں ہے۔ ایک زمانے میں بجلی کا ٹکس ہوا کرتا تھا جب یہ

ون يونٽ بنا تو اس میں تقريباً سينئر جو افسر تھے وہ ستر اور اسی فيصد اس صوبے سے تعلق رکھتے تھے ليکن آج پنج فيصد بھی نہیں ہیں جناب سپيڪر۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ کم از کم واڻڊا کی 'نيجنٽ' واڻڊا کے اثرا بات کو کٽرول کرنے میں واڻڊا کی ورکنگ کو کٽرول کرنے میں ہمارے صوبے کی نمائندگی ہونی چاہیے۔ ہمارے ہاں بڑے سينئر لوگ ہیں 'بڑے قابل لوگ ہیں کچھ رينائرڈ ہو چکے ہیں اور کچھ اب بھی سروس میں ہیں تو واڻڊا میں ہمیں ہمارا شيئر ملنا چاہیے۔ جب تک واڻڊا سے ہمیں اپنا شيئر نہیں ملے گا یہ لوڊ شيڊنگ بھی ہوگی اور زمين نٽ پرافٽ بھی پورا نہیں ملے گا۔ شڪريہ۔

جناب نجم الدين: جناب سپيڪر صاحب-----

حاجي عبد الرحمان خان: جناب سپيڪر صاحب زہ پہ دے ضمن کٽين-----

جناب سپيڪر: يو منٽ جی عبدالرحمان خان تاسو نہ مخکٽين نجم الدين خان ولاړ دنی بيا هغوی نہ پس تاسو خبره کونی۔۔

جناب عبد الرحمان خان: بنه جی۔

جناب نجم الدين: جناب سپيڪر! زہ دا عرض کومہ جی چہ-----

(قطع کلامي)

جناب سپيڪر: شارٽ شارٽ خڪہ چہ دجمے ورخ ده۔

جناب نجم الدين: بس لنڊا خبره کومہ جی، چہ پہ دے اسمبلي کٽين خمونڊي سره دا خبره شوے وه چہ خمونڊيہ دا صوبه بجلی پیدا کوی او په نسبت د پنجاب يا د نورو علاقو به مونڊي سره د لوڊ شيڊنگ په مسئله کٽين لږ رعایت وی۔ خما د اندازے مطابق نن صبا چہ په مونڊي کوم لوڊ شيڊنگ دے۔ دانه په پنجاب کٽين شته او نه په سندھ کٽين شته۔ مونڊي دا درخواست کرے وو، مونڊي ته به منسٽر صاحب د دے خبرے يقين دهانی را کړی او دويم جی په دير کٽين په گړد سٽيشن کٽين يو

ٲر انسفارمر راورٲے دے نوے، دا نے دریمہ میاشت ده او وائی چه مرمت کوو نے، ٲه دے خانے کئیں لگوو خمونٲ ٲه دیر کئیں خو د سره بجلی نشته دے، ٲه وارٲئی او دیر ٲه سب ٲویشن کئیں د سره بجلی نشته نو دا مے درخواست دے چه خمونٲ دے صوبے سره د رعایت اوکرے شی او ٲه دے بانده د خبره مونٲ سره اوکرے شی۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب۔

جناب عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! زه ٲیر ٲه افسوس ستاسو ٲه خدمت کئیں دا عرض کوم چه 90 میگا واٲ بجلی مونٲ ٲیدا کوو۔ خمونٲ ٲه جائیداد جو ورسک ٲیم نه 90 میگا واٲ بجلی ٲیدا کیری۔ خمونٲ جائیدادونه هرغه ٲرے خراب دی۔ روزانه حما د حلقے خلق د ورسک ٲه خواه کئیں ٲه هغه ٲے طریقے غه چه هٲو بیخی بجلی نشته۔ ٲرون خلق راووتل نو رینتیا خبره داده چه حکومت خمونٲ دے، ورسره شراکت کئیں یو، دلاسه موکرل، چه د خدانے خاطر اوکرئی کنزل مونٲ خرو، مونٲ ته قسما قسم تکلیفونه دی۔ نو دا بجلی والا راوغواریٲی چه دا خمونٲ ٲه دے صوبه کئیں او بلکه ٲه خصوصی سره خمونٲ ٲه دے ورسک سره کوم لٹا کھئی چه دی، دوی ته خو خصوصی مراعات ورکری، دوی خو ترے نه تباہ شوے دی چه ٲه دوی کوم هلته کئیں لوڊ شیڈنگ کیری بلکه ٲه دے ٲوله صوبه کئیں زه وایمه چه لوڊ شیڈنگ هٲو ٲکارنه دے چه مونٲ نه بجلی فالتو شی ورنے کری ته که نه وی مه نے ورکوی۔

جناب سپیکر: دا د بجلی د راوستو هغه خبره تاسو کوئی۔ دلته کئیں غو غو خله مونٲ راغوستی دی بجلی والا چه تاسو غوک وائی صوبه کئیں خو مونٲ هر سرے راغوستے شو، راو به غوارو خو چیف انجینئر چه راشی نو لوڊ ٲه خٲله

فریاد باندے شروع شی ہغہ وائی چہ ما سرہ دومرہ اختیار نشتہ چہ یو ستن زہ دلتہ نہ اخوا کریم، دستنے د پارہ زہ لاهور تہ او ہغلته بیا ہغہ درخواست گزری، گزری، گزری او بیا ہغوی چہ منظوری راکری ہغہ یوستنے لہ پارہ، ما سرہ یو ستوردے پہ نوبنار کنب ہغہ ہلتہ زہ دغہ کریم۔ ما تہ کہ خپل ستور تر نحو پورے تاسو بیل کرے نہ وی نوزہ ستاسو ہیخ قسملہ امداد نشم کولے او دیرہ صفا خبرہ کوی۔ ستن چہ یو ستن سخہ چہ یو گز تارہم ما سرہ اجازت نشتہ۔ زہ ہغوی تہ درخواست کوم او ہغوی بیا ما تہ راکوی او دلتہ، نو کہ تاسو غوارنی زہ بہ چیف انجینئر او غوارمہ۔

جناب عبد الرحمان خان: دوی تہ جی وینا پکار دہ چہ مونرہ لہ خپل حق راورہ۔

(قطع کلامی)

سردار غلام نبی خان: جناب سپیکر صاحب! میں صرف ایک دو منٹ بات کرونگا۔ یہ واپڈا کے متعلق کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ ہم بات کرتے ہیں، لوڈ شیڈنگ پر ہوتی ہے، کرپشن پر بات ہوتی ہے، غفلت پر بات ہوتی ہے، ٹرانسفاہر ملنے پر بات ہوتی ہے، اوور بلنگ کی بات ہوتی ہے، جھوٹے بل جو ہیں، وہ ایک ایک بل کے پیچھے پانچ پانچ ہزار روپے کرتے ہیں۔ الیکٹریفیکیشن نہیں ہو رہی ہے جی، Voltage improvement پر کوئی کام نہیں ہو رہا ہے جی۔ 1990 میں میں نے Deposit کیا تھا جی اور آج تک وہ کام ختم نہیں ہے۔ تو یہ ایک Basic مسئلہ ہے سپیکر صاحب، جب تک جیسے آپ نے خود فرمایا ہے کہ چیف انجینئر صاحب کو بلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے جی، جب تک یہ Distribution of electricity, Article 157 کے تحت صوبے کو نہیں مل سکتی، کسی صورت میں یہ پرائیم مل نہیں ہو سکتا اور چونکہ ہماری حکومتیں دونوں ایک ہی ہیں، اگر فیڈرل گورنمنٹ یہ کہتی ہے کہ یہ Possible نہیں ہے تو جناب سپیکر صاحب، میں ایک آپ کو بڑی Viable

تجویز پیش کرونگا کہ واپڈا کا جو محکمہ ہے، جو ان کی انتظامیہ ہے، وہ صوبائی حکومت کی تحویل میں دی جائے، ہماری ایڈمنسٹریشن کے نیچے ہو۔ ہم ان کی اسے سی آر لکھیں اور جو ان کے کرپٹ لوگ ہیں، ہم ان کو خود پکڑیں اور ایگزیکٹو انجینئر اور ایس ڈی او کو کسی صورت میں لے آئیں۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، یہ جو ہمارے چھوٹے کارندے ہیں، سب غفلت، سب غلطی، سب کرپشن بڑے افسروں میں ہے۔ چھوٹے لوگ، ہمارے لائن میں ہوتے ہیں، جی۔ یہ ان لائن میں کو اپنی کرپشن کے لئے استعمال کرتے ہیں اور جس وقت ان پر بوجھ پڑے، اسمبلی کی طرف سے، عوام کی طرف سے، جس وقت لوگ بازاروں میں نکل آئیں، Demonstration ہوتی ہے تو یہ انہی غریب آدمیوں کو Suspend کرتے ہیں، انہی کو جرمانہ کرتے ہیں، انہی کی Increments stop کرتے ہیں تو اسی قسم کا ایک سلسلہ ایٹ آباد میں ہوا ہے۔ میں آپ کو جناب سپیکر صاحب، قسمیہ کہتا ہوں کہ اٹھارہ آدمی انہوں نے Suspend کئے ہیں، جن میں میں سمجھتا ہوں کہ شاید دو آدمی کچھ گنہگار ہوں، تھوڑے بہت، بے گناہ آدمی انہوں نے Suspend کر دیئے اس لئے کہ ہم پر کوئی بوجھ نہ آنے اور یہ سارا ان لوگوں پر آئے جی۔ تو غفلت کبھی ختم نہیں ہوگی جب تک یہ صوبائی واپڈا کا جو تمام انتظام ہے اور واپڈا ہاؤس جو پشاور میں بیٹھا ہوا ہے، مکمل طور پر صوبائی تحویل میں نہ لیا جائے، شکر یہ جناب۔

بیگم نسیم ولی خان = محترم سپیکر صاحب! ہفہ بلہ ورخ ما د دے خبرے مخالفت کرے وو۔ ما وتیل قرار داد مه پیش کونی خکہ چہ یو مسئلہ مسئلہ کیڈتے شی خو مطلب دا دے چہ دا مسئلہ کومہ خمونہ پہ غارہ ده نو دا داسے ده۔ دا چیف صاحب چہ کوم تجویز اوکرو، دغے تجویز سرہ خما خیال دا دے چہ بتول هاقوس اتفاق کوی او دا قرار داد دم، دا چیف صاحب دا قرار داد راوری او دے دخیل دا قرار داد دلتہ راوری چہ کومہ ورخ قرار دادونه پیش کیبی مونہ بہ

داقرار دادورسره منظور کرو۔

جناب پیر محمد خان : رولز به Suspend کرو جناب سپیکر صاحب - رولز Suspend کرو اوس هم دا پیش کولے شی۔

جناب سپیکر : رولز به Suspend کرو دا غه دومره خبره خو نہ ده - قرار دادتاسو تیار کرنی او یو کس نے Move کرنی۔

سردار غلام نبی خان : آپ سے التماس ہے جی کہ Rules suspend کر کے مجھے قرار داد پیش کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر : درافت نے کرنی کنہ۔ خودا یو کار او کرنی چہ لہ زر زرنے درافت کرنی۔ داسے کار او کرنی جی، بہتر صورت دا دے جی زہ تاسو تہ عرض او کریم جی، داسے کار به او کرو چہ صبا ہم سیشن شتہ او بل صبا ہم شتہ، تاسو نن کینتی، بنہ پہ آرام نے درافت کرنی، بنہ صحیح طریقے سرہ، ہسے دغہ ترے مہ جو رونی او بیا نے پیش کرنی رولز به Suspend کرو او مونہ، تاسو چہ غه وایتی، ہسے به او کرو۔

جناب نجم الدین : دا پوزیشن نہ ہم خیر دے یو کس کینبنوئی

جناب احمد حسن خان : دا تاسو دیر بنہ تجویز ورائندے کرو۔ دا دیر پہ بنہ طریقہ سرہ درافت کول پکار دی او جناب سپیکر، دے کین بل عرض دادے۔

(قطع کلامے)

حاجی محمد عدیل : ہماری خواہش ہے کہ یہ قرار داد چیف صاحب آج ہی پیش کریں۔

جناب سپیکر : عبد الرحمان خان، چہ درافت کونی نو سم درافت کونے او کرنی، چہ پہ بنہ طریقے سرہ وی۔

جناب احمد حسن خان : دا دوو منتو خبرہ ده۔ اوس نے ورلہ درافت کوو۔ پہ

دے ساعت کڻن۔

جناب سپيڪر؛ درافت ٿي ڪر ٿي۔ ستا سو خوبه ده۔ اوڪر ٿي جي

جناب غفور خان جدون؛ جناب سپيڪر صاحب! زه يو درخواست ڪومه جي۔ دا د

درافت ڪر ٿي جي اوپه آرام دڻي درافت ڪري۔

جناب احمد حسن خان؛ په دے دوران کڻن مونڙ سر دا خبره ڪوو چه د دے

لودشيدنگ يوه بله مسئله ده۔ دا بجلی سمدستی دوی بوخی، غه پروگرام ٺي نه

وی، مونڙ غریب خلق يو زه خان نه يادوم، ڄما ڪره نن هم فریج نشته۔ رشتیا

خبره درته ڪوم نن هم راکره ائیرڪنڊیشنہ نشته خو بعض ملازمینو خلقو ڪره د

خپل عاجز ٿي، غریب ٿي په بنیاد باندے چرته پکھے دے، فریج دے چه د دے

پروگرام نه وی، بجلی لاره شی دزے شی جناب سپيڪر چه بیا راخی غریب

سری ڪره هغه نه لڙي تا ته د دے تکلیف احساس دے ڄما پخپل خیال په دے ایوان

کڻن داسے ڄموک نشته چه هغه ته د دے خبرے احساس نشته دے، د دوی نه

Damages claim ڪول پڪار دی۔ دا ڊیر زیاتے ڪیری، که غه دیو خاص دغه وی

خو دهغه د پاره مخکن به مونڙه احتیاطی تدابیر اوڪرو جناب سپيڪر۔ په

دوران که چونکه هغه قرار داد لیکی۔ (قطع کلامی)

جناب سپيڪر؛ قرار داد اولیکنی۔

جناب احمد حسن خان؛ هغه لیکی جي۔

وزیر خوراک؛ جناب سپيڪر صاحب! تاسو ته يو تجویز زه درکومه داسے ڪار دے

چه حکومت ته په دے خبرے هیخ اعتراض نشته۔ دا داسمبلی ممبرانو صاحبانو

او د دے صوبے د خلقو حق دے۔ مونڙه د دے صوبے حکومت ته په دے خبرے

هیخ اعتراض نشته۔ دا د حکومت د لاس مضبوطولو سبب شی۔ مونڙه دا غوارو

دے کس یواخے د حکومت خلق نہ بلکہ دا یوہ کمیٹی چیف صاحب او خہ بہ تجویز اوکرمہ چہ غفور جدون او احمد حسن صاحب د دریو کسانو دا قرارداد تیار کری، دا قرارداد د دوی تیار کری او صبا چہ خنگہ تاسو او وئیل زہ بنہ تسلی سرہ، دے کس ڊیر لونے ارخونہ دی د مسئلے ہغہ بہ بتول Thrash out کری او یو اتفاق رائے سرہ بہ یو قرارداد راشی۔ صبا بہ نے پاس کرو۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! یو ڊیر دو تہو کہ او واضح خبرہ شوے دہ۔ د آئین حوالہ ورکریے شوے دہ۔ دہغے ددغہ نہ خوک انکار نہ کوی
(قطع کلامی)

جناب سپیکر: احمد حسن خان! یو عرض کومہ۔ گورنی جی یو منسٹر تاسوتہ پہ ہاؤس کس تقریباً ہغوی Assurance درکرو نو بیا خو بہتر صورت دا دے چہ دا خنگہ چہ چیف صاحب بنہ خبرہ اوکرمہ بلکہ دومرہ اعلیٰ ہغہ پوانتس تاسوتہ درکریل، دومرہ خانستہ غفور خان بتولونو خہ پہ آرام نے اولیکنی، دغہ نے کرنی کہ نہ وی نو ما تہ پیرے خو غہ اعتراض نشتہ زہ خو بہ اوس Rule suspend کری۔
(قطع کلامی)

وزیر خوراک: جناب سپیکر صاحب! زہ وایمہ چہ کہ اوس ہم ممکن وی تاسو نور کار اگستے شنی او دے تائم کس دوی قرارداد ہرافت کولے شی، رادوری۔

جناب عبدالرحمان خان: یو عرض کوم۔ (شور)

عجیبہ خبرہ دہ، چہ خبرے تہ خو ہم پریں دنی۔ (قطع کلامی)

جناب سپیکر: ستاسو خبرہ کیری کنہ۔

جناب عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! دوخت، د مونخ خداتے مو پہ دے نہ گناہکاری خو دا خبرہ ڊیرہ ضروری دہ او ہم اوس نے فیصلہ کول

پڪاردي۔ قرارداد پيش ڪرڻ ۽ اوڻونڙهه ٽول درسره ناست يو اوڻونڙهه درسره لاس
اوچتو وچه اوڻونڙهه ته منظوره ده۔

جناب سپيڪر: ڊيره بنهه ده جي۔ (قطع ڪلامي)

جناب عبدالرحمان خان: آڄ ڪام ڪل ڀرمت چھوڙو۔

جناب سپيڪر: ڊيره بنهه ده جي ستاسو خوبنه ده۔ (قطع ڪلامي)

جناب نجم الدين: صبا جي پته نه لڙي دوي د خپله خبره، ڪه صبا ڀرے بره نه
ڀریشر راشي او او تختي اوس بنهه ده ڪه اوشي۔

وزير آبپاشي و آڻوشي: سپيڪر صاحب! دوي د ٽانم واخلی او قرارداد اوليڪي۔

دا قرارداد اوڻونڙهه به اوس پاس ڪرو جي۔ خالي د دوي مسئله نه ده دا Treasury
benches هم دغه شانته مسئله ده۔

لوڏ شيڏنگ پر بحث

جناب غفور خان جدون: جناب سپيڪر صاحب! زه يو عرض ڪومه جي۔ عرض
دادے چه دے اسمبلي سيڪريٽريٽ ته ما په دے باره ڪنن يو قرارداد اوڀرے وو۔ ما
يو قرارداد اوڻونڙهه دے جي، ستاسو په سيڪريٽريٽ په ريكارڊ باندے دے جي،
هغه ڪنن ما دا درخواست ڪرے وو چه چيئرمين واپيا او سيڪريٽري واپيا تاسو
طلب ڪرني او دا ممبران د مطنن ڪري۔ هغه چه غومڪا پورے چيئرمين واپيا
نه وي راغله او سيڪريٽري واپيا نه وي راغله او ما پڪين باقاعده دا ريكويست
ڪرے وو چه وفاقي سيڪريٽري هم تاسو طلب ڪرني۔ د دے ممبرانو خدشات چه
ڪوم دي يا شڪايات چه ڪوم دي، دا به دهغوي په مخامخ هغوي پيش ڪري او باقاعده
بريفنگ به هغوي ورله ورڪري۔ دا يو قرارداد ستاسو په دے سيڪريٽريٽ په
ريڪارڊ ما ورڪرے دے او ڪيدے شي چه يڪم، دو باندے هغه راشي۔ عرض دا دے

چه کومے علاقے بجلی پیدا کوکا مثلاً صوابنی کسب تربیلہ ده، بجلی مونزہ پیدا کوو، دتولو نه سوا لود شیدنگ په صوابنی کسب دے او تقریباً مخلورمه ورخ ده چه امن و امان ته خطرہ ده، یتول سرکونه بند دی، خلق پیسنورتہ راتلے نشی نو دیر لود شیدنگ په مردان، په صوابنی کسب او په چارسده کسب دے۔ پیسنورکسب گهنټه گهنټه او نیمه نیمه گهنټه کیری، چه خموره لود شیدنگ په صوابنی کسب دورانیہ دوی مقررہ کرے ده، دهغه مثال نه ملاویری۔ دا خمایو درخواسه دے جی۔

جناب سپیکر: خمایو خیال دے چه په دے باندے دیرے خبرے اوشوے او هغوی هلته کسب دار قرار داد لیکي او زه به دے مینخ کسب یونیم ممبر ته موقع ورکرم چه بجهت کسب حصه واخلی۔ افتخار احمد خان چارسده۔

جناب افتخار احمد خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - محترم سپیکر صاحب! دا خو خمایو په دے موجوده اسمبلی کسب رومبه خل دے، دتولو نه مخکسب د بجهت په حواله باندے خمونزه د حزب اقتدار او د حزب اختلاف یتولو ممبرانو د خپلو خیالاتو اظهار اوکړو خو خمونز چونکه د پارټی مشرے بی بی په بجهت باندے خپله خبره کرے ده۔ دهغه نه پس مونز له هډو پکار نه دی چه مونز په دے باندے خبره اوکړو۔ دهغوی خبره مونز د پاره رومبني او آخري خبره ده۔ خو مونز چه دلته سپیکر صاحب، راغلی یو، په مونز باندے د قوم یو امانت او یو قرض دے، دا په ښه طریقه باندے ادا کول پکار دی۔ حکه چه مونز په دلته د قوم نمائندگنی د پاره راغلی یو نو اوس چونکه بجهت چه، بعض خلق دا خبرے کوی چه بجهت ښه پاس نه شو خو د دے زنده مثال دا دے چه اکثر مونزه خپلو علاقو کسب مرو ژوندو ته لار شو نو په هر خائے کسب عوام دا خبره کوی چه مونز خو

دے حکومت نہ دیر زیات مطمئن یو خکھہ چہ دے خل لہ خمونہ دا خیال وو چہ
 پہ دے بجت کنب بہ دیر تیکسونہ لاویں؛ خو هغوی پہ دے خبرہ دیر زیات
 خوشحالہ دی چہ دا رومبے حکومت دے او د پاکستان پہ تاریخ کنب رومبے
 بجت دے چہ قوم پہ دے باندے خوشحالہ دے۔ خدانے پاک پہ قرآن شریف کنب
 فرمائیلى دی، د هغے ترجمہ دا ده چہ کوم قوم خان پخپله نہ وی بدل کرے هغه
 قوم زه نہ بدلوم۔ خو مونہ لہ پکار دی خکھہ چہ مونہ پہ دے هافس کنب یوه
 رورولی ده، مطلب دا دے چہ پہ یو طریقہ به نئے چلوونو هله به مونہ مخکنب
 خو او د دے هر خه دارومدار چہ کوم دے دا په نیت باندے دے۔ بل خانے کنب یو
 حدیث دے چہ پیغمبر علیه السلام فرمائی چہ "انما الاعمال بالنیات" د عملونو
 دارومدار په نیتونو باندے دے۔ چہ نیت صفاوی نومزل آسان وی۔ زه چونکہ د
 شبقدر غوندے پسماندہ علاقے یو ممبر یم سپیکر صاحب، زه به په آخر کنب دا
 یوه خبره اوکرم چہ په ټوله صوبه کنب شبقدر د ټولونہ زیاتہ پسماندہ علاقہ ده۔
 او هغه د ایجوکیشن، هیلثم او د ایریگیشن په لحاظ باندے د ټولونہ روستو پاتے
 شوے ده، نو په هر وخت کنب حکومت سره Co-operation کرے دے او
 مطلب دا دے چہ دے خل لہ هم په دے لحاظ باندے چونکہ وانی چہ ممبران به
 ډویلپمنٹل کار نه کوی نو شبقدر به ورومبے علاقہ وی چہ هغوی به
 حکومت سره Co-operation کوی خو دایوه خبره کومه چہ هر صوبے ته یا
 هر ضلع ته چہ کوم حق ملاویری، مهربانی د اوکری چہ شبقدر هم نظر انداز
 نشی۔ دیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جناب سید رحیم خان ایډوکیٹ پلنز۔

جناب سید رحیم خان: ماخو نوم نہ ووورکری جی۔

(تالیاں)

Haji Muhammad Adeel: I second, I second.

جناب سپیکر: خما خیال دے Straight away بہ نے Put کرو کنہ بس -

Is it the desire of the House that - کوو نے Straight away put
the Resolution moved by Sardar Ghulam Nabi Khan be
adopted?

(The motion was carried).

Mr. Speaker: Is there anybody who is opposing it?

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Since no body opposed,
Resolution is passed unanimously. (Applause).

Mr. Speaker: The sitting is adjourned and we will re-assemble
tomorrow at 9.30 a.m. Thank you very much.

(اسمبلی کا اجلاس بروز ہفتہ 28 جون 1997 صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)